بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 18واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ جمال بابا جیؒ) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 18 | اگست 2005 | شمارہ 8

مرقعِ نعت

سرپرستِ خصوصی

ایڈووکیٹ
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر ۔ اظہر محمود

منیجر: راجا اختر محمود

پبلشر
راجا رشید محمود
مدیر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت

15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
100 ڈالر

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر رحیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدثر گرافکس۔ فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

الفتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کے مخلص پرچارک

بہت بڑے خطیب، ادیب اور وکیل

چودھری رفیق احمد باجوہ مرحوم

کے نام

شاعرِ نعت کا 36 واں اُردو مجموعۂ نعت

مُرقّعِ نعت

شیخ امام بخش ناسخؔ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں

نقّاش:

راجا رشید محمودؔ

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور

صدر ''ایوانِ نعت رجسٹرڈ''

چیئرمین ''تحسینِ مجوزہٗ نعت کونسل''

تصاویر

۲۶۔ سفر طیبہ کو سوچا جونہی تیاری کا
کب تھا احساس سیہ کاری کا، ناداری کا، ۴۵

۲۷۔ ہے طالب سرکار ﷺ طلب گار خدا کا
ان کا ہے وفادار، وفادار خدا کا ۴۶

۲۸۔ آئے دربار پیمبر ﷺ پہ پشیماں ہم سے
پر سلوک اچھا کیا آپ ﷺ نے، ہاں ہاں، ہم سے ۴۷، ۴۸

۲۹۔ لطف خدائے پاک کی جس کو طلب رہے
ورد درود میں نہ کیوں وہ روز و شب رہے ۴۹، ۵۰

۳۰۔ جو دعا اس کی ہے، مالک کی دعا سے کم نہیں
خواہش محمود طیبہ میں قضا سے کم نہیں ۵۱

۳۱۔ شہر سرکار دو عالم ﷺ کا جو رو گیر نہیں
اس کی بخشش کی کسی شکل میں تدبیر نہیں ۵۲

۳۲۔ دیکھنا اس لطف کو، اکرام کو، اعزاز کو
رب نے عظمت دی ہے علم الدینؒ سے جانباز کو ۵۳

۳۳۔ مصطفیٰ ﷺ کے نام لیوا سے مرا یارانہ ہے
جو پیمبر ﷺ کا نہیں، میرے لیے بیگانہ ہے ۵۴

۳۴۔ نعت کی الفت ملی محمود کو اجداد سے
اور توقع ہے تو ہے اس کو یہی اولاد سے ۵۵، ۵۶

۳۵۔ یاد سرکار ﷺ میں جو دیدۂ تر رکھتے ہیں
شب دیجور میں امید سحر رکھتے ہیں ۵۷

۳۶۔ آنکھ تیری کس لیے نم دیدہ ہے
ہیں نبی ﷺ تیرے تو کیوں رنجیدہ ہے ۵۸

۳۷۔ جو عمارت تھی انا کی پہلے وہ مسمار کی
عجز کی کٹیا میں پھر مداحی سرکار ﷺ کی ۵۹، ۶۰

۳۸۔ معصیت پیشہ ہوں میں، ایسا خطا کوش ہوں میں
یہ تو ممکن نہیں، آقا ﷺ کو فراموش ہوں میں ۶۱

۳۹۔ مدح نبی ﷺ میں تیرا اگر ارتکاز ہے
یہ شاعران عصر میں اک امتیاز ہے ۶۲

۴۰۔ جس طرح رہتا ہے لوگو! کوئی گونگا خاموش
پیش روضہ رہا ہر بولنے والا خاموش ۶۳

۴۱۔ ورد نام سرور و سرکار ﷺ ہر دم چاہیے
حسن عقبیٰ کے لیے یہ اسم اعظم چاہیے ۶۴

۴۲۔ نعت کہنی ہے تو اپنا صاف اندر چاہیے
اذن سرور ﷺ چاہیے، توفیق داور چاہیے ۶۵، ۶۶

۴۳۔ بات عقیدے کی بھی تھی اور تھی یہی دستور کی
ورد صلی اللہ نے ہر اک مصیبت دور کی ۶۷

۴۴۔ نظر اٹھاؤ کسی سمت تم، کہیں دیکھو
دلوں پہ حکمراں ہر جا رسول دیں ﷺ دیکھو ۶۸

۴۵۔ نعت رفع ذکر کی صورت کا اک انداز ہے
اور تقلید خدائے پاک کا آغاز ہے ۶۹، ۷۰

۴۶۔ ان کے در پہ خیال آ پہنچا
اچھی صورت میں حال آ پہنچا ۷۱

۴۷۔ تیرے ہونٹوں پہ گر صلوٰۃ نہیں
جان نے رب بھی تیرے ساتھ نہیں ۷۲

۴۸۔ عکس نور اس جا تھا، یہ مملو سراپا نور سے
ذرۂ طیبہ ہے روشن تر چراغ طور سے ۷۳، ۷۴

۴۹۔ تو درود پاک کی تبلیغ کر تحریر سے
ورنہ وہ جائیں گے خالی لفظ سب تاثیر سے ۷۵، ۷۶

۵۰۔ التفات و لطف و اکرام شہ لولاک ﷺ ہے
اور باعث اس کا میرا دیدۂ نمناک ہے ۷۷

۵۱۔ جسم کی آنکھوں سے جس کو ان ﷺ کا نظارہ ہوا
وہ صحابی تھا، ہدایت کا وہی تارا ہوا ۷۸

۵۲۔ طیبہ ہم پہنچیں ہیں، تقدیر اسے کہتے ہیں
گرچہ کچھ لوگ تو تدبیر اسے کہتے ہیں ۸۰،۷۹

۵۳۔ یوں بقا بخشی ہے آقا ﷺ نے فنا کے سامنے
اپنا روشن ہے دیا ہر اک ہوا کے سامنے ۸۱

۵۴۔ صفات ذات کی دیکھو شباہت آئنہ رو میں
تو پھر کہیے کی نہ پاؤ نہ کیوں طیبہ کی خوشبو میں ۸۲

۵۵۔ جان فدا نغمہ یوں ہے کوئل کا
نام ہے اس کے لب پہ مرسل ﷺ کا ۸۴،۸۳

۵۶۔ جب نتیجہ سامنے ہو گا ترے اعمال کا
وقت ہو گا نصرت آقا ﷺ کے استقبال کا ۸۶،۸۵

۵۷۔ موضوع نعت کے جو ہیں ام الکتاب میں
پرتو انھیں ثنائے رسالتمآب ﷺ میں ۸۸،۸۷

۵۸۔ ہوگا جس کو جاہ و حشمت کا ہو تخت و تاج کا
فقر وہ سمجھے گا کیسے صاحب معراج ﷺ کا ۸۹

۵۹۔ خالق ہر دو جہاں کا لطف مجھ پہ یوں ہوا
جذبۂ عشق رسول پاک ﷺ روزافزوں ہوا ۹۰

۶۰۔ میرے آقا ﷺ جو کسی قلب میں گھر کرتے ہیں
اس کی آنکھوں کو عطا حسن گہر کرتے ہیں ۹۲،۹۱

۶۱۔ نہیں ہے اپنے مقدر پہ کوئی شک ہم کو
ملے گی نور پیمبر ﷺ کی ہر چمک ہم کو ۹۴،۹۳

۶۲۔ مرے دل میں عقیدت مصطفیٰ ﷺ کی روزافزوں ہے
رواں یادِ پیمبر ﷺ میں مری آنکھوں سے جیحوں ہے ۹۵

۶۳۔ مل گئی تکریم جن کے دم سے مشتِ خاک کو
کیوں نہ بعدِ مرگ اوڑھوں ان کے در کی خاک کو ۹۶

☆☆☆☆☆

نعت

دیا کرتے ہیں دوش اپنے مُقدّر کا جو گردُوں کو
بدلتے کیوں نہیں اسمِ نبی ﷺ سے بختِ واژُوں کو

غلامی کی سَنَد مل جائے جس کو اپنے آقا ﷺ سے
سمجھتا کیا ہے جاہِ جم کو اور فرِّ فریدوں کو

جسے مل جائے ٹکڑا خوانِ نعمت سے پیمبر ﷺ کے
وہ نوکِ کفش پر رکھتا نہیں ہے گنجِ قاروں کو

دلاؤ رُستگاری نام لے کر خُلقِ سرور ﷺ کا
کسی غم دیدہ و اندوہ گیں، بے کس کو، محزوں کو

کرم اللہ کا جب نعت گو شاعر پہ ہوتا ہے
پکڑ کر لے ہی آتا ہے تخیُّل اُس کا مضموں کو

مِرے سرکار ﷺ! ہم میں آدمیت آج عنقا ہے
سمجھ بیٹھے ہیں ہم سستا بنی انسان کے خوں کو

بفضلِ رب یہی محمودؔ اک گھر دیکھ رکھّا ہے
نبی ﷺ کی نعت راس آتی ہے میری طبعِ موزوں کو

☆☆☆☆☆

بدلوائے عالمِ بالا سے کیوں طوطی کے مضموں کو
خیال آصف موزوں ہے میری طبعِ موزوں کو ۔ دیوانِ داغ ۔ ص ۱۳۶

نعت

پہنچے تھے جب حبیبِ الٰہ ﷺ آسمان پر
تھے منتظر کواکب و ماہ آسمان پر

جس نے دُہائی دی نہ رسالت پناہ ﷺ کی
اس کو نہ مل سکے گی پناہ آسمان پر

جس کو ملی زمین مدینے کی بعد از مرگ
اس کو ملے گا خلعت و جاہ آسمان پر

فی الفور آئی طیبہ سے امدادِ مصطفیٰ ﷺ
پہنچی جونہی ہماری کراہ آسمان پر

ہرکارہ جبرئیل رہا ہے حضور ﷺ کا
تھا گاہ وہ زمین پہ، گاہ آسمان پر

در تک نبی ﷺ کے، سر جو کسی کا پہنچ گیا
اُس خوش نصیب کا ہے کلاہ آسمان پر

محمودؔ جب گدائی مدینے کی مل گئی
کیونکر ٹکے گی میری نگاہ آسمان پر

☆☆☆☆☆

ہ میرے دل کی پہنچ ہو اگر آسمان پر سیارے ہوں تمام سیاہ آسمان پر (دیوانِ داغ، ص ۱۲)

نعت

الفتِ آقا ﷺ کی جو ہو قلب کے اندر پیدا
خیال ہی نارِ جہنّم کا ہو کیونکر پیدا

حضرت آدمؑ تو بہت بعد کی ہستی ٹھہرے
پہلے ہر شے سے ہُوئے سیّد و سرور ﷺ پیدا

یادِ سرکار ﷺ سے آنکھوں نے مدد مانگی ہے
اِس صدف سے بھی تو ہو گا کوئی گوہر پیدا

میں تخیّل کی طرح شہرِ نبی ﷺ تک پہنچوں
فکر کی طرح کرے رب جو مِرے پَر پیدا

یہ وہی دن ہے کہ جب دیدِ پیمبر ﷺ ہو گی
دل میں کرنا نہ قیامت کا کبھی ڈر پیدا

اس میں دُنیا سے الگ رنگ وفا کا پایا
راہزن طیبہ میں ناپید ہے، رہبر پیدا

اور ہر چیز زمانے کی ہو پنہاں مجھ سے
گنبدِ پاک کا ہر وقت ہو منظر پیدا

بن رواحہؓ کی طرح جس نے شہادت پائی
کوئی ایسا بھی ہوا اُن ﷺ کا شاگرد پیدا؟
جو کرے اُمّتِ سرور ﷺ کی قیادت دل سے
ایسا کر بارِ الٰہا! کوئی جوہر پیدا
قیاس نے کان میں محمودؔ کے یہ پھونکا ہے
آبِ طیبہ کے اثر سے ہوا کوثر پیدا

☆☆☆☆☆

ردائے جاناں پہ ہوا نقا معجز پیدا ہو گئے حسن کی پرواز کو شہپر پیدا (دیوان تاریخ ص ۱۳)

نعت

مرا ہر سال طیبہ جانا گویا اِستعارہ ہے
بقیعِ پاک میں تدفین کی جانب اشارہ ہے
مجھے شام و سحر چشمِ تصوّر کے تصدّق میں
منار و گنبدِ سرکارِ والا ﷺ کا نظارہ ہے
بدل ڈالی گئی تحریر سب لوحِ مقدّر کی
رسولِ پاک ﷺ کی الفت نے قسمت کو سنوارا ہے
یہ دولت ہے یقیں کی، اس کا چھن جانا نہیں ممکن
ہمیں ہر دو جہاں میں اپنے آقا ﷺ کا سہارا ہے
میں اب دیکھوں کسی جانب تو میری شان گھٹتی ہے
کہ میں نے ہاتھ صرف آقا ﷺ کی چوکھٹ پر پسارا ہے
اُنھیں نارِ جہنّم سے کوئی دیرینہ ہے نسبت
جنھیں فرقت رسُول اللہ ﷺ کے در کی گوارا ہے
زمانہ میری جانب دیکھتا ہے چشمِ حسرت سے
پیمبر ﷺ کے عطا فرمودہ ٹکڑوں پر گزارا ہے

نظر آئے ہیں علم الدینؒ و قیومؒ و رشیدؒ آخر
جنھیں نامِ رسولِ پاک ﷺ جانوں سے بھی پیارا ہے

جو ہے تو "نعت" نامی ماہنامہ ایک ہے، جس کا
رسولِ محترم ﷺ سے مُنتسب اک اک شمارہ ہے

وہیں محمودؔ آئے ہیں پیمبر ﷺ دستگیری کو
جُونہی میں نے مدد کے واسطے اُن کو پکارا ہے

☆☆☆☆☆

کسی نے تیر دزدیدہ نگہ سے دل کو مارا ہے   لہو روتی ہیں آنکھیں راز پنہاں آشکارا ہے   دیوان ثاقب ص ۲۰۴

نعت

نعت توصیفِ خدائے پاک کے مصداق ہے
اس پہ ربِّ لم یزل کی حمد کا اطلاق ہے

ذکر جس کا "اَلْقَلَم" سُورہ میں آتا ہے نظر
مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کا وہ عظیم اَخلاق ہے

لائیں گے ایمان محبوبِ خدائے پاک ﷺ پر
انبیاءؑ کا یہ ازل کے روز سے میثاق ہے

اندمالِ زخمِ ہر عصیاں کو ہے نامِ نبی ﷺ
ہر طرح کے زہر کا آخر یہی تریاق ہے

پھول مدحِ مصطفیٰ ﷺ کے پیش جو کرتا رہا
گلشنِ جنّت یقیناً اُس کا استحقاق ہے

مُستفاد اپنے سبھی مضموں حدیثوں سے ہوئے
اور شعروں کا کلامِ پاک سے الحاق ہے

تم غریقِ بندگی اُس کو سراسر جاننا
وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ میں جس کا استغراق ہے

خیر، ہم تو اُمتی ہیں، نام لیوا کیوں نہ ہوں
مصطفیٰ صلِّ علیٰ کا خود خدا مشتاق ہے

کاش اب زیرِ زمیں مجھ کو وہیں رکھ لے خدا
دوریٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ مجھ پر شاق ہے

بے نیازؔ فاعلن مستفعلن محمودؔ تھا
مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں لیکن طاق ہے

☆☆☆☆☆

نعت

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کا جب دیار آنکھوں میں ہے
ایک دریائے عقیدت اشکبار آنکھوں میں ہے

گلشنِ شہرِ پیمبر ﷺ کی بہار آنکھوں میں ہے
حُسن جو دُنیا کا ہے، مانندِ خار آنکھوں میں ہے

حاضری، شکرِ خدا، ہے یوں دیارِ پاک میں
عاجزی گردن میں ہے اور انکسار آنکھوں میں ہے

دیکھ کر پلٹا ہوں جب میں گنبدِ اخضر کا حُسن
شکرِ رب ہونٹوں پہ ہے اور افتخار آنکھوں میں ہے

مُرتسم ہے پُتلیوں پر عکسِ دربارِ نبی ﷺ
عظمتِ گنبد کا گویا اشتہار آنکھوں میں ہے

بے قراری دوریٔ طیبہ میں تھی، قربت ہوئی
بے قرار آنکھیں تھیں پہلے، اب قرار آنکھوں میں ہے

یہ جھکیں چوکھٹ پہ ان کی اور وہیں تھم سی گئیں
ایک احساسِ تفاخر، اک وقار آنکھوں میں ہے

جب سحابِ رحمتِ آقا ﷺ کرم فرما ہُوا
بس اُسی لمحے سے گوہر آبدار آنکھوں میں ہے

اپنی کم علمی کا، بے عملی کا ہے احساس یُوں
ہے لبوں پر نعت لیکن اِعتذار آنکھوں میں ہے

مجھ سا عاصی بھی ہے داخل اُمّتِ سرکار ﷺ میں
نقشِ اکرام و عنایت برقرار آنکھوں میں ہے

جا رہے ہیں دوست اب بھی مصطفیٰ ﷺ کے شہر کو
ایک حسرت سی مری اِن سوگوار آنکھوں میں ہے

دیدِ سرور ﷺ کے لیے محمودؔ ہے محشر کا دن
اور یہی دن ہے کہ جس کا انتظار آنکھوں میں ہے

☆☆☆☆☆

کیا پیاس اور سرخی لالہ زار آنکھوں میں ہے — چشم بد دور آج اے ساقی بہار آنکھوں میں ہے — دیوانِ ... ص ۲۱۱

نعت

جب وقت ہو قریب ہماری وفات کا
ہو نام لب پہ آقا علیہ الصلوٰۃ کا

آپس میں سب کو آپ ﷺ نے بھائی بنا دیا
رہنے دیا نہ فرق ذرا ذات پات کا

پہلے ہو اُن کے رب کی ثنا، اور اُس کے بعد
ہو ذکر اُن ﷺ کی ذاتِ ستُودہ صفات کا

سرور ﷺ کے نام پر جنھیں مر مٹنا آ گیا
مقصد وہی تو جان سکے ہیں حیات کا

اُس کے لیے وسیلہ بنے ہیں حضورِ پاک ﷺ
حاصل ہُوا ہے جس کو بھی عرفان ذات کا

جو کچھ کیا حضور ﷺ نے، تم بھی وہی کرو
مقصد وحید ہے یہی صوم و صلوٰۃ کا

مکّہ سے جب وہ آ گیا شہرِ رسول ﷺ میں
زمزم کو نام مل گیا آبِ حیات کا

بازی لگاؤ جان کی، سرور ﷺ کے نام پر
اندیشہ ہی کہاں ہے اس بازی میں مات کا

نام و نشاں مٹایا رسولِ کریم ﷺ نے
عزّیٰ کا، وُد کا، اور منات اور لات کا

گردن سہارتی ہی نہیں وزنِ سر مرا
جس وقت میرے لب پہ ہو ذکر اُمّہاتؓ کا

وردِ درودِ پاک ہمارا شعار ہے
آخر ملا طریقہ ہمیں بھی نجات کا

محمودؔ قصدِ نعت بجا ہے مگر یہ سوچ
تو بے ثبات اور قصیدہ ثبات کا

☆☆☆☆☆

ہاں آسرا ہے ساقیٔ کوثر کی ذات کا ۔ ہے ساغرِ شراب سفینہ نجات کا (دیوانِ داغ ۔ ص ۴۳)

نعت

یُوں کیا میرے پیمبر ﷺ نے اشارہ چاند کو
توڑا پہلے، اور پھر جوڑا دوبارہ چاند کو

لازمی تھا، مُنہ کے بل وہ گر چکا ہوتا کہیں
گر نہ حاصل ہوتا انگلی کا سہارا چاند کو

اِس پہ آنے تھے قدم اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کے
یوں بنایا ہے مرے خالق نے پیارا چاند کو

یہ کھلونا بچپنے میں تھا رسولِ پاک ﷺ کا
کیسا بخشا ہے مرے رب نے اجارہ چاند کو

چاندنی اس نے نبی ﷺ کے نام پر بخشی مجھے
ایک دن میں نے جو الفت سے پکارا چاند کو

دیکھو، کتنا دلکشا، دلکش ہے، دلآویز ہے
سرورِ عالم ﷺ کی انگلی نے سنوارا چاند کو

روضے کو محمودؔ حسرت سے وہ تکتا تھا مگر
قرب کا پھر بھی نہیں ہوتا تھا یارا چاند کو

☆☆☆☆☆

اے پری! کھلونا ملا ہے کیا ہی پیارا چاند کو ۔ رات میں نے تیرے دھوکے میں اتارا چاند کو (دیوانِ داغ ۔ ص ۳۴۲)

نعت

طیبہ کو لے کے چلتی ہے اندر کی احتیاج
اور پوری کر رہے ہیں وہ ﷺ خوگر کی احتیاج

اذنِ طلوع قدموں کی جانب سے مل گیا
پوری ہوئی ہے یوں شہِ خاور کی احتیاج

معراج کو گئے تو نبی ﷺ حکمِ رب سے تھے
شامل تھی اِس میں کچھ مہ و اختر کی احتیاج

ان کے سوا کسی کی شفاعت گری نہیں
سب عاصیوں کو ہو گی پیمبر ﷺ کی احتیاج

گھیرے میں آ گیا ہوں علالت کے' بے طرح
سرکار ﷺ اب ہے مجھ کو بھی چادر کی احتیاج

سب کی نظر ہے آپ کی جانب لگی ہوئی
سرکار ﷺ پوری ہو مرے گھر بھر کی احتیاج

محمودؔ کو بقیعِ مقدّس نصیب ہو
ہے تو بس اس قدر ہے سخنور کی احتیاج

☆☆☆☆☆

اس گل کے کان کو نہیں زیور کی احتیاج ، ہے وہ صدف نہیں جسے گوہر کی احتیاج (دیوان ناسخ ص ۱۵۵)

نعت

کُفر کی رات میں جب نور سویرا اُترا
ظلمتِ ظلم کا سایہ نہ دوبارہ اترا

سرِ میزاں یہ عجب ایک کنایہ اترا
قُلزُمِ لُطف چڑھا' رنج کا دریا اترا

نورِ سرکار ﷺ کی ترسیل کا سامان ہُوا
جب زمانے میں ہر سمت اندھیرا اترا

توڑ کر جوڑا اُسے' معجزے دو تھے یکجا
جب چڑھے ماہ پہ انگلی کا اشارہ اترا

رُوئے سرکار ﷺ کی اس درجہ درخشانی تھی
دیکھ کر ایک جھلک' کفر کا چہرہ اترا

استقامت کا نیا درس زمانے کو ملا
جب سرِ کرب و بلا ان ﷺ کا نواسہؓ اترا

جب بھی محمودؔ نے چاہا کہ کوئی نعت کہے
ذہن کے چرخ پہ اک خیال انوکھا اترا

☆☆☆☆☆

یا صورت روئے سے اُس یار کا چہرہ اترا ، آب اشک ایسا چڑھا غم سے دریا اترا (دیوان ناسخ ص ۲۲۸)

نعت

تھا شبِ اسرا میانِ ربّ و سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئنہ
یہ خدا نے پہلے کر رکھا تھا تیّار آئنہ

کیا نظر آتا نہیں ان میں فقط ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا نظر آتے نہیں ہیں میرے اشعار آئنہ

میرے ہر دیوان کو پاتے نہیں کیا اہلِ دل
میری خدمت گاریوں کا آئنہ دار آئنہ

عظمتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پر نقش ہیں رنگینیاں
ہے تنوّع آفریں نعتوں کا گلزار آئنہ

خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جو میں نے تو ہُوا
میرا مستقبل بشکلِ بختِ بیدار آئنہ

ہے فضا میں ثبت اس جا گفتگوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے پائے ہیں حرا و ثور کے غار آئنہ

صاف کر زنگارِ مدحِ غیر سے محمودؔ دل
دل میں تنہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں تو ہے وہ پیار آئنہ

☆☆☆☆☆

صاف ہے دیوانِ محمودِ قلم دار آئنہ   کیوں نہ ہو زنگِ جوہر میں گرفتار آئنہ   دیوانِ ناسخ ص ۲۳۵

نعت

سنا ہے جب بکا و آہ کو فریاد و شیون کو
کیا ہے بند آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرے ہر غم کے روزن کو

خدائے پاک کی اپنائیت کی انتہا یہ ہے
کہ اک عظمت عطا کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک مسکن کو

نہ چھوڑیں گے کسی صورت فرشتے اس کو جنّت کے
وہ عاصی جو نہ چھوڑے گا رسولِ رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو

بلندی سرفرازی دیکھ لو گے اپنے قدموں میں
جھکاؤ تو براہِ عاجزی روضے پہ گردن کو

قیامت تک میں عزرائیل کا احسان مانوں گا
کرے وہ بند گر طیبہ میں میرے دل کی دھڑکن کو

میں عاصی ہوں، ضمانت چاہیے مجھ کو بھی بخشش کی
مدینے میں ملے دو گز زمیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مدفن کو

مرے نزدیک تو حُسنِ عقیدت اصل مقصد ہے
رکھے پیشِ نظر کوئی تو رکھّے شعر کے فن کو

ملی جو جیٹھ کی حدّت فراقِ شہرِ طیبہ میں
تو میں روکوں گا آخر کس طرح آنکھوں کے ساون کو
ہمیں بھی حکم حُسنِ خُلق کے بارے میں فرمایا
رکیا سرکار ﷺ نے جس سے کہ اپنا' اپنے دشمن کو
صحابیؓ رب سے راضی اور راضی کبریا اس پر
کہ دیکھا ایک بار اُس نے نبی ﷺ کے رُوئے روشن کو
یقیں محمودؔ مجھ کو اِس قدر امداد گر پر ہے
نہیں آنے دیا اپنے قریں تخمین کو' ظن کو

☆☆☆☆☆

نعت

لے چلیں گے پیشِ آقا ﷺ جاں کے نذرانے کو ہم
دیں گے انجامِ مسرّت اپنے افسانے کو ہم
اُس نے ہم کو الفتِ سرور ﷺ کی دولت بخش دی
دست بستہ پیشِ خالق یوں ہیں شکرانے کو ہم
گُل بستاں کرتے ہیں نعتوں کا دبستاں کھول کر
کلبۂ قلبِ عزیز از جاں کے ویرانے کو ہم
کب نبی ﷺ جلتے جلاتے ہیں' یہ کیا تشبیہ ہے!
جانتے ہیں شمع کو اور اس کے پروانے کو ہم
بال و پر رکھتے نہیں' طاقت نہیں پرواز کی
پھر بھی ہیں تیّار سمتِ طیبہ اُڑ جانے کو ہم
صرف خادم ہم نبی ﷺ کے نام لیواؤں کے ہیں
جانتے کب ہیں کسی بھی اور یارانے کو ہم
اپنے آقا ﷺ کے تتبّعؒ یعنی حُسنِ خُلق سے
اپنا بھی محمودؔ کر سکتے ہیں بیگانے کو ہم

☆☆☆☆☆

نعت

کہاں نعتِ نبی ﷺ میں صرف میرا ایک مطلع ہے
بیانِ مہرِ الفت سے ہر اک مصرع مُرصّع ہے

نبیؐ سے بات چلتی ہے، نبی ﷺ پر ختم ہوتی ہے
مری ہر نعت کا مقطع ہے مطلع، مطلع مقطع ہے

رسولِ محترم ﷺ کی عزت و تکریم کا حامل
مرا ہر شوشہ ہے، ہر شعر ہے، ہر ایک مصرع ہے

کرم وافر ہے یہ مجھ پر مرے سرکارِ والا ﷺ کا
مرا ہر شعر جذب و کیفِ الفت کا مُرقّع ہے

یہی میں نے مضامینِ کلامُ اللہ میں پایا
نبیؐ کا نام اعلیٰ ہے، نبی ﷺ کا ذکر ارفع ہے

کہیں جانے کی حاجت مندوں کو حاجت نہیں رہتی
فقط سرکار ﷺ کا در ہے، خلائق کا جو مرجع ہے

اُحد میں اور حُنین و بدر میں سرکار ﷺ کو دیکھو
کہاں دُنیا میں اِس درجے کا کوئی اور اشجع ہے

اکیلے تم کہاں محمودؔ اُس در کے بھکاری ہو
رسولِ پاک ﷺ کی چوکھٹ پہ دیکھو ایک مجمع ہے

☆☆☆☆☆

تھیں قامت موزوں مرا ہر ایک مصرع ہے   نہیں دیواں، تصاویرِ حسیناں کا مرقع ہے   دیوانِ ناسخ۔ ص ۱۷۱

ذکر ہو ہر وقت لب پر مصطفیٰ آباد کا
حق بھی ہے اور فرض بھی یہ میری استعداد کا

میں ''اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ'' ﷺ جب کہتا رہا
مصطفیٰ ﷺ اعزاز فرماتے رہے امداد کا

جس کو نام اسلام کا دیتے ہیں سب اربابِ فہم
سیدھا رستہ تھا وہی سرکار ﷺ کے اجداد کا

میں بلا تشبیہ کہتا ہوں کہ قولِ حق کے ساتھ
معنوی ہے ہر تعلّق آپ ﷺ کے ارشاد کا

پائی سب نے ۹۲ کی حیثیت ہی مرکزی
علم جس جس کو بھی حاصل ہو گیا اعداد کا

حمدِ ''اَللہُ الصَّمَدُ'' اور نعتِ ختم المرسلیں ﷺ
بس یہی نکتہ ہے واحد دین کی بنیاد کا

مانگی تھی اولاد کی خاطر محبّت آپ ﷺ کی
اور بھرم قائم رکھا رب نے مری فریاد کا

فاطمہؓ کا واسطہ دو اُن کے بابا جان ﷺ کو
کوئی امکاں ہی نہیں عرضی کے اِستر داد کا

جو پھنسا پائے گا خود کو گھیرے میں آلام کے
اہتمام آخر کرے گا محفلِ میلاد کا

رکھے جو خوشنودیٔ سرکار ﷺ کو پیشِ نظر
سامعیں سے کس لیے ہو گا وہ طالب داد کا

حفظِ ناموسِ رسولِ آخری ﷺ کا ذکر ہے
دل پہ نعرہ مُرتسم ہے ''ہر چہ بادا باد'' کا

شرط یہ ہے، ہو یقیں پختہ رسولِ پاک ﷺ پر
ہر گزارش پر ملے محمودؔ تحفہ صاد کا

☆☆☆☆☆

نعت

کب تک رہے گی آہ ہماری اثر سے دور
کب تک رہے گا طیبہ ہماری نظر سے دور

تو دے محبّت آقا و مولا ﷺ کی بالضّرور
گردانے جائیں شعر تو حُسنِ ہُنر سے دور

پڑتا نہیں بلا و مصیبت سے واسطہ
کشتی کو میری رکھتے ہیں آقا ﷺ بھنور سے دور

رستہ حضور ﷺ نے جو دکھایا ہے خُلق کا
اُمّت کو کر دیا ہے جہنّم کے ڈر سے دور

ابرِ کرم کا سایہ ہے بھیگی نگاہ پر
کب ہے سحابِ لطفِ نبی ﷺ چشمِ تر سے دور

ٹکڑا ملا نبی ﷺ سے جسے، وہ غنی ہوا
جو ہیں فقیرِ در، وہ نہیں مال و زر سے دور

محمودؔ دے رہا ہے پیمبر ﷺ کا واسطہ
رکھنا ہر اک بلا کو خدا، اِس کے گھر سے دور

☆☆☆☆☆

نعت

ہو اگر معلوم مفہومِ نوائے عندلیب
نغمہ ہائے الفتِ سرور ﷺ سنائے عندلیب

جا پہنچتی ہے دلوں تک، روح کی گہرائی تک
باغِ طیبہ تک رسا ہوتی ندائے عندلیب

ہوتی ہے بین السطور ان میں جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں رسا عرشِ خدا تک نغمہ ہائے عندلیب

لحنِ دلآویز میں حبِ نبی ﷺ کی ہے ندا
سن سکو تو غور سے سننا صدائے عندلیب

سر اٹھائے جو اڑا پھرتا ہے ہر جا، دیکھ لو
دیکھتے ہی روضہ اُن ﷺ کا، سر جھکائے عندلیب

خوش نہ آتی ہو جسے مدحِ سرور ﷺ، اسے
زاغ کی آواز آ جائے بجائے عندلیب

ہم دلی محمودؔ ہے اپنی ہم آوازی کے ساتھ
ماجرائے دل مرا ہے ماجرائے عندلیب

☆☆☆☆☆

[illegible]

نعت
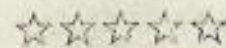
مصطفیٰ ﷺ دیتے ہیں تاثیر آہِ بے تاثیر کو
درگزر کا سایہ کرتے ہیں عطا تقصیر کو

صرف ہے ذاتِ حبیبِ خالق ہر این و آں ﷺ
احترام و عزت و تکریم کو توقیر کو

یوں دکھایا معجزہ شقُّ القمر کا آپ ﷺ نے
دی ہمیں تشویق ماہ و مہر کی تسخیر کو

ہے کوئی آیت، نہیں جس میں نبی ﷺ کا ذکرِ پاک
تم اٹھا کر دیکھ لو قرآن کی تفسیر کو

حکمِ سرکارِ جہاں ﷺ سے دو تسلی ہر طرح
ہر الم دیدہ کو اور غمگین کو، دل گیر کو

لطف و اکرام و عنایات و عطا کا شہر ہے
سامنے رکھتا ہوں میں جس شہر کی تصویر کو

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے واسطے جاں کر نثار
ہے جہنم کا گڑھا ورنہ تری تعزیر کو

نام سرور ﷺ آئے تو اُن پر درودِ پاک پڑھ
کر منوّر اِس سے تو تقریر کو تحریر کو

اِس کا مقصد ہو فقط خوشنودیٔ محبوبِ حق ﷺ
دور رکھنا نعت کے ہر کام سے تشہیر کو

خواب میں مَیں دیکھتا رہتا ہوں شہرِ مصطفیٰ ﷺ
اور پا لیتا ہوں پھر ہر خواب کی تعبیر کو

ہے اگر محمودؔ مومن تو پڑھے "صلِّ علیٰ"
یہ وظیفہ کرنا ہو گا ہر جوان و پیر کو

☆☆☆☆☆

نعت

رکھتے تھے مصطفیٰ ﷺ سے پیار درخت
حکم کا کرتے انتظار درخت

جن پہ پھل الفتِ حضور ﷺ کا ہو
بس وہی ہوں گے پائیدار درخت

جو لگائے تھے خود پیمبر ﷺ نے
کس قدر تھے وہ شاہکار درخت

ہاتھ دھوئے جڑوں میں آقا ﷺ نے
بن گئے یوں وہ یادگار درخت

اُن ﷺ کا پیغام سن کے کافر سے
آ گئے چل کے ایک بار درخت

پیش کرتے سلام اُن کو حجر!
ان کی خدمت کو بے قرار درخت!

کیا نہ دیکھے بُحیرا راہب نے
ساجد آقا ﷺ کے بے شمار درخت

دیکھ کر ایک باغ طیبہ کا
دیکھو سو بار باردار درخت

جن کے سایے میں نعتیں لکھّی تھیں
وہ ہُوئے میرے راز دار درخت

پھل گئے ہیں ہوائے طیبہ سے
باعثِ عزّت و وقار درخت

بوئے محمودؔ پڑھ کے "صَلِّ عَلٰی"
اور ہوئے حُسنِ مرغزار درخت

☆☆☆☆☆

نعت

مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ساماں سبز ہو
دل کا بُستاں سبز ہو' جاں کا گُلستاں سبز ہو

گنبدِ سرور ﷺ کا تجھ کو واسطہ میرے خدا!
میری قسمت سبز ہو' قسمت کا عنواں سبز ہو

رنگ ہیں سارے خدائے پاک کے اور خوب ہیں
کیا خبر' شکل و شبیہِ لطفِ رحماں سبز ہو

جنّتِ رضواں ہو یا جنّت بقیعِ پاک کی
باطناً وہ صورتِ حسنِ بہاراں سبز ہو

پھُولتا پھلتا ہے جب وہ گنبدِ اخضر تلے
ہے یقیں مجھ کو کہ سارا باغِ رضواں سبز ہو

ذکر ہے تذکارِ محشر میں بہت "محمودؔ" کا
وہ مقام' آقا ﷺ جہاں ہوں' ہے یہ امکاں' سبز ہو

الفتِ سرور ﷺ کے گُل بوٹے کھلائے ہیں یہاں
دل زمرّد کی طرح یا شکلِ مرجاں سبز ہو

بولتا قرآں نبی ﷺ تھے ان کا قُبّہ سبز ہے

پھر کلامُ اللہ کا کیونکر نہ جُزداں سبز ہو

حدّتِ خورشیدِ محشر سے بچاؤ کے لیے

سایہ سر پر اور رنگت کا نہیں ہاں سبز ہو

پھر سیاہی کی کہاں محمودؔ گنجائش رہے

لوحِ قسمت کا اگر خطِّ نمایاں سبز ہو

☆☆☆☆☆

ہیں جو رواں قرآں وہ ورقشاں سبز ہو   چاندنی کا کھیت مثلِ کشتِ دہقاں سبز ہو   دیوان ناسخ ص ۱۳۱

نعت

انوارِ مصطفٰی ﷺ ہوئے ہیں آشکار سبز

شادابیاں اُنھی سے ہیں سب مستعار سبز

سرسبزیاں زمانے میں ساری اُسی سے ہیں

ہے گنبدِ پیمبرِ دیں ﷺ شاہکار سبز

نظریں اٹھا کے قُبّۂ سرکار ﷺ کی طرف

دیکھو کہ رنگ کس قدر ہے باوقار سبز

کہنے کو لوگ کہتے رہیں جو بھی کچھ کہیں

دیکھا ہے ہم نے رنگ تو بس پائدار سبز

مکّہ میں سبزہ اب نظر آنے لگا کہیں

طیبہ کا پہلے دن سے ہے سارا دیار سبز

دو بیٹے ہیں تو چار مری بیٹیاں حضور ﷺ

دائم رہے یہ باغ مرا برقرار سبز

محمودؔ مجھ کو سُرخی سیاہی ہے ناگوار

میرا شعار سبز ہے میرا وقار سبز

☆☆☆☆☆

تاثیر زلف سے ہے خطِ ذرۂ یار سبز   کرتا ہے جسم کو اثر زہر مار سبز   دیوان ناسخ ص ۲۹

نعت

کچھ نہ کچھ تنقید بھی ہو نعت کے افکار پر
کوئی سمجھوتا نہ ہونا چاہیے معیار پر
آیتیں جب سورۂ احزاب کی پڑھتا ہوں میں
پیار آتا ہے نظر رب کا شہِ ابرار ﷺ پر
قربتِ رب کا جو سندیسا ملا سرکار ﷺ کو
ہو گئے جبریل بھی حیرت زدہ رفتار پر
دیدنی ہوں گی نکیرین لحد کی حیرتیں
جب جوابِ نعت آئے گا ہر استفسار پر
دور کوئی لطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں
وہ کرم فرمائیں گے ہر اک کے حالِ زار پر
مصطفیٰ ﷺ کے اس کرم کی کیفیت مت پوچھیے
حاضری کا اِذن دے دیتے ہیں وہ اِصرار پر
ثور پر بھی ہو کے آیا ۹۲ میں ایک بار
حاضری دیتا رہا ہوں مَیں حرا کے غار پر

☆☆☆☆☆

نعت

جب مدینے میں باریاب ہُوا
مجھ سا ناکام کامیاب ہوا
وجہ سرکار ﷺ کا لُعاب ہوا
رُو بصحت ابوترابؓ ہوا
نام رب نے نہیں لیا اُن ﷺ کا
جب بھی قرآن میں خطاب ہوا
صرف نعتِ نبی ﷺ بچائے گی
روزِ محشر جو احتساب ہوا
نام آقا ﷺ کا لے کے بحر بنا
پہلے تو صرف وہ حباب ہوا
اس کے پیچھے نبی ﷺ کا اُسوہ تھا
جب کوئی اچھا انقلاب ہوا
وردِ صَلِّ عَلیٰ تھا، خوشبو تھی
آج تعبیر یاب خواب ہوا
حاضری جب ہوئی حرا پہ مری
اچھا وہ زندگی کا باب ہوا

دَرِ محبوبِ کبریا ﷺ سے مجھے
تمغۂ عجز دستیاب ہوا

میں رہا ہوں نصاب کا پابند
مدحِ سرور ﷺ مرا نصاب ہوا

مغفرت چاہی اُن ﷺ کی اُمّت کی
کام یہ باعثِ ثواب ہوا

اسمِ سرکار ﷺ جب لیا میں نے
دور کافور اضطراب ہوا

خدمتِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے
تیرا محمودؔ انتخاب ہوا

☆☆☆☆☆

نعت

ہے ابرِ نبی ﷺ لطف کے قُلزم سے زیادہ
اور بوریا سرکار ﷺ کا قاقم سے زیادہ

سمجھایا ہے یہ سیرتِ سرکار ﷺ نے ہم کو
اَخلاق مؤثر ہے تصادم سے زیادہ

مومن ہے وہی جس کو پیمبر ﷺ سے محبت
اولاد سے بڑھ کر ہو اَب و اُم سے زیادہ

کام آتی ہے دربارِ پیمبر ﷺ میں ہمیشہ
آنکھوں کی نمی، لب کے تبسّم کے زیادہ

پڑتی ہے ضیا مہرِ رسالت کی جو اس پر
چمک اٹھتا ہے تارا مرا انجم سے زیادہ

رُخِ سرورِ عالم ﷺ کا تھا تبلیغ سراسر
چہرے سے کیا کام تکلّم سے زیادہ

جس کو نہیں سرکارِ مدینہ ﷺ سے محبت
وہ دشمنِ دیں ہے کسی کژدم سے زیادہ

جس نے نہ کہی "صَلِّ عَلیٰ" کہنے میں کی ہے
محمودؔ وہ اچھا ہے کہیں تم سے زیادہ

☆☆☆☆☆

جب مرے دل کو اضطراب ہوا سارے عالم میں انقلاب ہوا (دیوانِ تاج۔ص ۲۲۹)

ہیں اشک مری آنکھوں میں قلزم سے زیادہ ہیں داغ مرے سینے میں انجم سے زیادہ (دیوانِ تاج۔ص ۱۳۶)

نعت

صُبح دم جس کیفیت میں مَیں نے نعت آغاز کی
ہاتفِ غیبی نے کی تعریف اُس انداز کی

کس لیے ٹھہرا نبی ﷺ کا ہاتھ دستِ کبریا
آپ ﷺ جانیں یا خدا جانے حقیقت راز کی

سُورہ ہائے نجم و اسرٰا پڑھ کے لگتا ہے یہی
کچھ ہوئیں اُس رات میں باتیں نیاز و ناز کی

کامیابی تک نہ پہنچائیں گے ہم کو مصطفیٰ ﷺ
جب تلک چاہت نہ چھوڑی ہم نے حرص و آز کی

ٹکڑیوں میں آپ کی اُمّت مرے آقا ﷺ! بٹی
آج بن آئی یہاں ہر تفرقہ پرداز کی

نعت پر سب سے زیادہ کام احقر نے کیا
کاش دیں خود مصطفیٰ تخصیص اِس اعزاز کی

بے تکان اُس کی اُڑان آقا ﷺ کے قریے تک ہوئی
طائرِ تخییل نے محمودؔ جب پرواز کی

☆☆☆☆☆

ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی — راگ سے مل جاتی ہے آواز جیسے ساز کی (دیوانِ ذوق ص ۵۰۹)

نعت

سفرِ طیبہ کو سوچا جُونہی تیاری کا
کب تھا احساس سیہ کاری کا، ناداری کا

عشقِ سرور ﷺ میں صحابہؓ سبھی پورے اترے
امتحاں جب بھی ہُوا ان کی وفاداری کا

مجھ پہ ہر وقت ہے انوارِ کرم کی بارش
میں ہوں ممنون پیمبر ﷺ کی ضیا باری کا

متبع جو ہوئے سرکار ﷺ کے، اُن کو کب ہے
خوف ہنگامۂ محشر میں گرفتاری کا

مدحِ سرکار ﷺ ہوئی جب سے لبوں پر جاری
بوجھ ہلکا ہُوا اس دن سے خطا کاری کا

خواب میں جب سے جھلک دیکھی نبی ﷺ کی میں نے
مجھ سے اُس دن سے گیا ذوق ہی بیداری کا

گھر سے محمودؔ جو طیبہ کی زیارت کو چلا
خیال آیا ہی نہیں راہ کی دشواری کا

☆☆☆☆☆

ایک عالم ہے مری غفلت و ہشیاری کا — خواب دیکھا نہ کبھی بخت کی بیداری کا (دیوانِ ذوق ص ۲۳۰)

نعت

ہے طالب سرکار ﷺ طلب گار خدا کا
ان کا ہے وفادار، وفادار خدا کا

سرکار ﷺ کے دم سے ہُوا پرچار خدا کا
بس ان کے ذریعے سے بڑھا پیار خدا کا

آقا ﷺ کے علاوہ، مرے آقا کے علاوہ
کیا اور کوئی دیکھا ہے دلدار خدا کا

خالق نے رَءُوف اور رَحیم اُن کو بنایا
پڑھ لو کہ یہی حکم ہے غفار خدا کا

سرکارِ جہاں ﷺ کی بھی سفارش ہے ضروری
ہے فضل تو ہر شخص کو درکار خدا کا

دے دیجئے تدفینِ مدینہ کی اجازت
میں واسطہ لے آیا ہوں سرکار ﷺ خدا کا

محمودؔ بہ اجمال تعارف مرا یہ ہے
ہوں بندۂ سرکار ﷺ، پرستار خدا کا

☆☆☆☆☆

نعت

آئے دربارِ پیمبر ﷺ پہ پشیماں ہم سے
یہ سلوک اچھا کیا آپ نے، ہاں ہاں ہم سے

یہ ضروری نہیں، زر والے مدینے پہنچیں
جا پہنچتے ہیں وہاں بے سر و ساماں ہم سے

قولِ سرکار ﷺ کا واضح ہے کہ شافع وہ ہیں
جبکہ عصیاں میں نہیں کوئی نمایاں ہم سے

جب فرشتوں کو ہے معلوم کہ ہم ہیں ناعت
اور کس حُسنِ عمل کے ہیں وہ خواہاں ہم سے

اپنی تو اتنی سعادت ہے کہ ہم لکھتے ہیں
جتنے لکھواتے ہیں وہ ﷺ نعت کے دیواں ہم سے

طیبہ پہنچے ہیں مگر نادمِ عصیاں بھی ہیں
کوئی ہم ایسے نہ خنداں ہیں، نہ گریاں ہم سے

پیرہن خاک کا دے کر ہمیں طیبہ رکھیے
ہو گا سرکار ﷺ نہ برداشت یہ ہجراں ہم سے

اُنؐ کے در پہ جو نہ پہنچے تو کہاں جائیں گے
خاطی و مذنب و عاصی جو ہیں انساں ہم سے

متّصف دیدِ پیمبر ﷺ سے نہ ہو پائے ہیں
کیسے ہو پائے گا وصفِ لب و دنداں ہم سے

نعت کہنے کے، سمجھنے کے کہاں ہیں قابل
شعر گو ہم سے کہ محمودؔ سخنداں ہم سے

☆☆☆☆☆

مجھے ہو گا کچھ جہاں ہم سے   یا رب! آباد نہ ہو روئے وطن ہم سے دیوان تاریخ ص ۸۳

نعت

لُطفِ خدائے پاک کی جس کو طلب رہے
وِردِ درود میں نہ کیوں وہ روز و شب رہے

جس دل میں بھی محبّتِ محبوبِ رب ﷺ رہے
اس پر مرے خدا کا کرم روز و شب رہے

رب کی زباں پہ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے
مُزّمّل و مُدّثّر و طٰہٰ لقب رہے

ذُرّیت آپ ﷺ کی بھی رہی عظمت آشنا
اجداد بھی حضور ﷺ کے عالی نسب رہے

دفنِ بقیعِ پاک کی خواہش جو ساتھ ہے
شہرِ نبی ﷺ میں جب رہے ہم جاں بہ لب رہے

ان پر تو اس لیے بھی مجھے فخر و ناز ہے
توصیفِ غیرِ مصطفیٰ (ﷺ) سے پاک لب رہے

توہینِ مصطفیٰ ﷺ کے نتیجے کے واسطے
کیوں سامنے نہ کوثرؔ و آنؔ و لَھَبؔ رہے

جو بے تعلق آپ ﷺ کے شہرِ حسیں سے تھا
قسمت میں اُس کی غم رہے، رنج و تعب رہے

اُن کا ٹھکانا قعرِ جہنم ہے دوستو
جو بدنصیب طیبہ میں بھی بے ادب رہے

محمودؔ ہے یہ وجہِ تفاخر عمل مرا
مصروف مدحِ سرورِ عالم ﷺ میں لب رہے

☆☆☆☆☆

شان آگے خاکسار کے [illegible] کی کب رہے ۔ پیدا ہو [illegible] تو کیا عجب رہے [illegible]

نعت

جو دعا اِس کی ہے، مالکؒ کی دعا سے کم نہیں
خواہش محمودؔ طیبہ میں قضا سے کم نہیں

رنج تیرا کیا نبی ﷺ کے اعتنا سے کم نہیں!
کس لیے ہر سانس تیرا پھر بُکا سے کم نہیں

یہ فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا سے نکتہ کھُل گیا
مرضیِ سرور ﷺ بھی خالق کی رضا سے کم نہیں

مُعْطِیِ ہر شے نے جب قَاسِم بنایا ہے انہیں
لطفِ سرکارِ جہاں ﷺ رب کی عطا سے کم نہیں

حاضری جس کی ہوئی طیبہ میں، اُس سے پوچھ لو
آبِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ آبِ بقا سے کم نہیں

سال میں اک بار بھی طیبہ نہ جو میں جا سکا
میرے حق میں ایسی صورت تو سزا سے کم نہیں

نعت جو دل سے کہے محمودؔ ہے متقی
مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ اتقا سے کم نہیں

☆☆☆☆☆

[illegible] سے کم نہیں ۔ [illegible] سے کم نہیں [illegible]

نعت

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو رہ گیر نہیں
اُس کی بخشش کی کسی شکل میں تدبیر نہیں

سمجھیں آقا ﷺ کی جو انگلی کا اشارہ ہم لوگ
مقصد اِس درس کا کیا چاند کی تسخیر نہیں!

مانگنے ہی میں کوئی ہو گی ہماری خامی
میرے سرکار ﷺ کی جانب سے تو تاخیر نہیں

کیسے ممکن ہے کہ ہو اس میں دل آویزی بھی
خانۂ دل میں جو سرکار ﷺ کی تصویر نہیں

متّقی بھی ہیں مگر اِس میں گنہگار بھی ہیں
عشقِ سرکار ﷺ کسی شخص کی جاگیر نہیں

ہوں کم علم کہ بیکس، سبھی باعزّت ہیں
دینِ سرور ﷺ میں کسی شخص کی تحقیر نہیں

اور وہ کچھ بھی ہو، تم اس کو نہ مسلم سمجھو
میرے آقا ﷺ کی کسی دل میں جو توقیر نہیں

جس میں آئے نہ پیمبر ﷺ کا حوالہ کوئی
ایسی محمودؔ کی تقریر یا تحریر نہیں

☆☆☆☆☆

ے جنوں بار کوئی بھی ضعف کو گیر نہیں ۔ طوق گردن میں نہیں پاؤں میں زنجیر نہیں ۔ دیوانِ غالب ص ۱۰۴

نعت

دیکھنا اِس لطف کو، اِکرام کو، اِعزاز کو
رب نے عظمت دی ہے علم الدّینؒ سے جانباز کو

الفتِ سرکار ﷺ کا رستہ کوئی آساں نہیں
اس سفر میں چھوڑنا پڑتا ہے حرص و آز کو

اتّباعِ سرورِ عالم ﷺ میں جب خامی رہی
دوش کیوں دیتے ہو تم انجام پر آغاز کو

اس لیے قرآں میں تفصیلاتِ اِسرا کی نہیں
چاہتا تھا راز ہی رکھنا خدا اس راز کو

کمتروں کو میں نے سمجھا ہی نہیں کمتر کبھی
شاید اچھا جانیں آقا ﷺ میرے اس انداز کو

عظمتِ محبوب ﷺ دنیا کو دکھانے کے لیے
ایک رات اللہ نے بلوا لیا ہمراز کو

سامنے محمودؔ رکھنا مصطفیٰ ﷺ کے ذکر میں
نغمۂ الفت کو، سازِ عشق کی آواز کو

☆☆☆☆☆

گرم تم کتنا کرو اپنے سمند ناز کو ۔ کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو ۔ دیوانِ غالب ص ۱۰۶

نعت

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیوا سے مرا یارانہ ہے
جو پیمبر ﷺ کا نہیں، میرے لیے بیگانہ ہے

"نعت" کا جاری مجلہ ہے تو وہ ماہانہ ہے
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جو مرا نذرانہ ہے،

اس نے مجھ کو مدحِ آقا ﷺ کی سعادت بخش دی
رب کے آگے یوں مرا ہر سجدۂ شکرانہ ہے

پھولتا پھلتا ہے وہ مزرع، جہاں ہو ان کی مدح
جس جگہ ذکرِ نبی ﷺ ہوتا نہیں، ویرانہ ہے

جتنی ہے دانائی، اُس دیوانگی سے ہیچ ہے
ہوش میں تو بس وہی ہے ان کا جو دیوانہ ہے

کس کو کتنی ہے محبّت سرورِ کونین ﷺ سے
کفر و دیں کو جانچنے کا اِک یہی پیمانہ ہے

زندگی کر دی بسر مدحِ رسول اللہ ﷺ میں
مختصر محمودؔ اتنا ہی مرا افسانہ ہے

☆☆☆☆☆

نعت

نعت کی اُلفت ملی محمودؔ کو اَجداد سے
اور توقّع ہے تو ہے اس کو یہی اولاد سے

سب سہارے اور ہیں دُنیا کے، بے بنیاد سے
ہر الم سے مَیں چھُٹا سرکار ﷺ کی امداد سے

جس میں ذکر آئے نہ محبوبِ خدائے پاک ﷺ کا
بات وہ مملُو ہے کفر و شرک سے، الحاد سے

عاجزی کے دَرس سے چاہا مرے سرکار ﷺ نے
قصرِ کبر و ظلم کو ڈھا دیجیے بنیاد سے

چاہیے نُصرت تو پھر اُن کو پکارو دوستو!
ہے تعلق مصطفیٰ ﷺ کے لطف کو فریاد سے

کفر ہے، شک کی نظر سے دیکھنا ایمان کو
دینِ حقّہ چل رہا تھا آپ ﷺ کے اُجداد سے

مُردنی اِس پر کسی صورت نہ چھائے گی کبھی
ہو گیا آباد میرا دل نبی ﷺ کی یاد سے

مرتبہ اس سے بھی واضح ہے حدیثِ پاک کا
حق ہوا ظاہر رسولِ پاک ﷺ کے ارشاد سے
پھیلتا جاتا ہے نزد و دور ہر انسان تک
ایک پیغامِ عقیدت محفلِ میلاد سے
اُمتی کہلا کے الفت مصطفیٰ ﷺ سے کم رکھیں
لوگ آتے ہیں نظر مجموعۂ اضداد سے
تیرا یہ محمودؔ جو چھتیسواں مجموعہ ہے
کیا کرم بڑھ کر نہیں کچھ تیری استعداد سے

☆☆☆☆☆

جاں کنی بھی لکھی ہے اسے کوہ کن استاد سے
یہ صدا آتی ہے ہر دم تیشۂ فرہاد سے (دیوان تاریخ ص ۱۹۶)

نعت

یادِ سرکار ﷺ میں جو دیدۂ تر رکھتے ہیں
شب دیجور میں اُمید سحر رکھتے ہیں
سر کو دہلیز پیمبر ﷺ پہ جو دھر رکھتے ہیں
انتظام اپنے وہ غُفران کا کر رکھتے ہیں
کام ہم ایسے کریں جن سے کہ وہ راضی ہوں
ہمہ اوقات نبی ﷺ ہم پہ نظر رکھتے ہیں
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ دیکھو اعجاز
لفظ جو منہ سے نکلتے ہیں، اثر رکھتے ہیں
شہرِ سرور ﷺ میں پہنچنے کی انھیں قدرت ہے
میری تخییل کے طائر جو ہیں، پر رکھتے ہیں
طیبہ سے لوٹے ہیں، خالی تو نہیں آئے ہیں
گرد کی شکل میں ہم کُحلِ بصر رکھتے ہیں
ہم کو محمودؔ نہیں کوئی خبر اپنی بھی
مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں کہ ہر شے کی خبر رکھتے ہیں

☆☆☆☆☆

نظر آ جاؤ کہیں، ہم بھی بصر رکھتے ہیں
وار چلتا ہے کہ عزم ساتھ نظر رکھتے ہیں (دیوان تاریخ ص ۳۸۷)

نعت

آنکھ میری کس لیے نم دیدہ ہے
ہیں نبی ﷺ تیرے، تو کیوں رنجیدہ ہے

چاہت آقا ﷺ کے دیارِ پاک کی
میرے ہر ہر حرف میں پوشیدہ ہے

جو بھی زائر ہے خدا کے شہر کا
مصطفیٰ ﷺ کے شہر کا گرویدہ ہے

نعت لکھ اور چل دیارِ نور کو
یہ ہے وہ تجویز، جو سنجیدہ ہے

حلقۂ "صلِّ علیٰ" میں لا اُسے
اُمتی آقا ﷺ کا جو غم دیدہ ہے

مصطفیٰ ﷺ فرمائیں گے آساں اسے
یوں تو بخشش کا عمل پیچیدہ ہے

کون؟ محمود؟ آقا ﷺ کا مدحت نگار؟
وہ بقیعِ پاک میں خوابیدہ ہے!

☆☆☆☆☆

بجز میں میرا بنا کاہیدہ ہے   سوزِ غم سے ٹوٹے آتش دیدہ ہے ۔ دیوانِ ... ص ۲۹۲

لمعات

جو عمارت تھی انا کی، پہلے وہ مسمار کی
عجز کی کُٹیا میں پھر مدّاحی سرکار ﷺ کی

اُن ﷺ کے در پر جائیے پہلے سفارش کے لیے
اِس طرح ممکن ہے مقبولیت استغفار کی

جائیں گے میزان پر، پیشی کی خاطر حشر میں
اور سعادت پائیں گے سرکار ﷺ کے دیدار کی

خالقِ کُل اور پیمبر ﷺ کے یہی فرمان ہیں
قدروقیمت دین میں ہے عظمتِ کردار کی

اُن کو توحیدِ خدائے پاک پر راغب کیا
میرے آقا ﷺ نے بھلائی چاہی یوں کُفّار کی

اُس نے حق ثابت کیا دینِ حبیبِ کبریا ﷺ
حبشہ میں تقریر جو تھی جعفرِ طیّارؓ کی

کر لیا مقبول میرا وردِ صلّی اللہ کا
راہِ طیبہ کبریا نے اِس طرح ہموار کی

نعت میں حُسنِ عقیدت کی اہمیت سمجھ
فن کی کیا اوقات ہے، کیا حیثیت اشعار کی

میرے آقا ﷺ! مسئلے کا آپ ہی حل کیجیے
ہو رہی ہے بےقدر یہاں پر دین کی اَقدار کی

جایئے محمودؔ رطیب دل سے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
آئے گی نوبت وہاں پر پیار کے اظہار کی

☆☆☆☆☆

نعت

معصیت پیشہ ہُوں میں، ایسا خطا کوش ہُوں میں
یہ تو ممکن نہیں، آقا ﷺ کو فراموش ہوں میں

میں نے جب پہلے پہل روضۂ سرور ﷺ دیکھا
وہ دن اور آج کا دن، خود سے بھی روپوش ہوں میں

سیکڑوں لکھی تو ہیں میں نے نعوتِ آقا ﷺ
فرض سے کیسے یقیں ہو کہ سبکدوش ہوں میں

میں کہ باتونی مجھے اہلِ جہاں کہتے ہیں
جتنے دن شہرِ پیمبر ﷺ میں ہوں، خاموش ہوں میں

مجھ کو تو ہوش مدینے میں پہنچ کر آیا
لوگ کہتے ہیں کہ مدہوش یا بے ہوش ہوں میں

شہرِ سرکار ﷺ میں تدفین کی تیاری ہے
شہرِ خالق میں جو ہر سال کفن پوش ہوں میں

"خوش ہیں محمودؔ تری نعت سے تیرے آقا"
یہ ندا سننے کی خاطر ہمہ تن گوش ہُوں مَیں

☆☆☆☆☆

نعت

مدحِ نبی ﷺ میں تیرا اگر ارتکاز ہے
یہ شاعرانِ عصر میں اک امتیاز ہے

جس کے لبوں پہ مدحتِ شاہ حجاز ﷺ ہے
وہ گویا فضلِ حق سے سراپا نماز ہے

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی عظمت نہ پوچھیے
جو سرنگوں یہاں ہے، وہی سرفراز ہے

قوسین سے بھی کم ہو کسی فاصلے کا ذکر
افشائے راز ہے کہ یہ اخفائے راز ہے

طیبہ میں ہوں یا شہرِ پیمبر ﷺ سے دور ہوں
یہ سارا زندگی کا نشیب و فراز ہے

تفصیل اس کی جان سکا ہی نہیں کوئی
معراج میں جو صورتِ ناز و نیاز ہے

اسرا میں ہے مجاز حقیقت کے روپ میں
یا پھر ہے شکل یہ کہ حقیقت مجاز ہے

"دکیں" بھولنا ضروری تھا شہرِ حضور ﷺ میں
محمودؔ اس حوالے سے ادنیٰ ایاز ہے

☆☆☆☆☆

[illegible] سرفراز ہے [illegible] نماز ہے [illegible] ص ۱۹۰

نعت

جس طرح رہتا ہے لوگو کوئی گونگا خاموش
پیشِ روضہ رہا ہر بولنے والا خاموش

اس جگہ صرف عقیدت کی زباں ہلتی ہے
نعت کے باب میں تشبیہ و کنایہ خاموش

جاؤ، جاتے ہو مدینے کو۔ حوالے رب کے!
پر درِ سرورِ کونین ﷺ پہ رہنا خاموش

ہیں سوئے عرش رواں حضرتِ محبوبِ خدا ﷺ
دم بخود موسیٰ کھڑے ہیں تو مسیحا خاموش

دل ہلاتی رہی جس شخص کی آہ و فریاد
سامنے روضۂ سرکار ﷺ کے، پایا خاموش

آپ تو ان کی زباں تک کو سمجھ لیتے ہیں
کیوں رہیں میری نگاہیں مرے آقا ﷺ خاموش

اُن ﷺ کی چوکھٹ کا سماں مجھ سے نہ پوچھو یارو!
دیکھا محمودؔ وہاں اپنا پرایا خاموش

☆☆☆☆☆

[illegible] خاموش [illegible] خاموش [illegible] ص ۲۳۳

نعت

وردِ نامِ سرور و سرکار ﷺ ہر دم چاہیے
حُسنِ عقبیٰ کے لیے یہ اسمِ اعظم چاہیے
زخمِ عصیاں کے لیے گر تجھ کو مرہم چاہیے
یادِ محبوبِ خدا ﷺ میں چشمِ پُرنم چاہیے
سرکشیدہ رہیے جاہِ دُنیوی کے سامنے
سامنے آقا ﷺ کی چوکھٹ ہو تو سر خم چاہیے
نعت کی گفتار پر کیوں اشک برسائے نہ آنکھ
پیار کے گلزار پر تھوڑی سی شبنم چاہیے
زیرِ لب "صَلِّ عَلٰی" ہو لب پہ سیرت آپ ﷺ کی
وِردِ پیہم چاہیے، تذکار ہر دم چاہیے
سیکھیے گا غازیِ علم الدینؒ سے علمِ وفا
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو عزم محکم چاہیے
رُخ رہے محمودؔ طاعت کا پیمبر ﷺ کی طرف
فکر کے اشہب کو طیبہ کی طرف رم چاہیے

☆☆☆☆☆

دلِ عشق میں ہمیں بس محلِ ماتم ہو جائے — اے خوشی اور اس کو لے گروں! ہمیں غم چاہیے (ایمان … ص ۲۶۸)

نعت

نعت کہنی ہے تو اپنا صاف اندر چاہیے
اذنِ سرور ﷺ چاہیے، توفیقِ داور چاہیے
زندگی میں ہر قدم پر کامیابی کے لیے
اُن ﷺ کی الفت چاہیے، اللہ کا ڈر چاہیے
دُنیوی باتیں تأثُّر ہی نہ چھوڑیں گی کوئی
اسمِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ ازبر چاہیے
خدمتِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم ﷺ میں رشیدؔ
پیش کرنے کے لیے اشکوں کا محضر چاہیے
نعت کہنا، طیبہ جانا، مانگنا امداد کا
ان مقاصد کے لیے تو دیدۂ تر چاہیے
آنکھ کی جتنی بھی ہیں بیماریاں، ان کے لیے
قُبّۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا منظر چاہیے
یہ درِ خیرُ الوریٰ ﷺ ہے درِ سخاوت کا مگر
بھیک لینے کو یہاں سے، کاسۂ سر چاہیے

جس میں آقا ﷺ دو گھڑی آرام فرمالیں کبھی
دل درودِ سرورِ عالم ﷺ کا خُوگر چاہیے
پیاس کو دنیا و عُقبیٰ میں بُجھانے کے لیے
آبِ طیبہ چاہیے یا آبِ کوثر چاہیے
ایک دن ہاتف کی یہ آواز آئے گی مجھے
''آج ہی محمودؔ پیغمبر ﷺ کے در پر چاہیے''

☆☆☆☆☆

نعت

بات عقیدے کی بھی تھی اور تھی یہی دستور کی
وردِ صَلّی اللہ نے ہر اک مصیبت دور کی
واسطہ حمزہؓ کا یا زہراؓ کا میں نے جب دیا
میری ہر عرضی مرے سرکار ﷺ نے منظور کی
ہے نبی ﷺ کی رحمتؐ للعالمینی کا شرف
سنتا ہے نزدیک ہو کر رب صدا مہجور کی
ہاتھ تک سرور ﷺ نے محنت کش کا چوما، دوستو!
میرے آقا ﷺ نے بہت تکریم کی مُزدور کی
کان دھرتے گر نبیِ پاک ﷺ کے ارشاد پر
ہم کیا کرتے مدد ہر بندۂ رنجور کی
میں اٹھارہ بار دیکھ آیا ہوں سرور ﷺ کا دیار
مت سنا مجھ کو کہانی کوئی کوہِ طور کی
حشر میں محمودؔ تم اپنی شفاعت کے لیے
اک شبیہِ پاک دیکھو گے سراپا نور کی

☆☆☆☆☆

نعت

نظر اٹھاؤ کسی سمت تم کہیں دیکھو
دلوں پہ حکمراں ہر جا رسولِ دیں ﷺ دیکھو
حقیقتاً جو نبی ﷺ سے پیار تم کو ہے
تو غیرِ سرورِ کونین (ﷺ) کو نہیں دیکھو
کسی بھی غم کو نہ خاطر میں لاؤ تم لوگو!
جو سُوئے لطفِ شہنشاہ مُرسلیں ﷺ دیکھو
نبی ﷺ کا حکم ہے اس کی مدد ضرور کرو
جہاں کہیں بھی کسی شخص کو حزیں دیکھو
نبی ﷺ کی سیرت اور اصحابؓ کے سوانح کا
تتبع چاہیے تو شکلِ تابعینؒ دیکھو
تم اپنے قلب کو سمجھو کہ عرش آسا ہے
مکانِ دل میں جو سرکار ﷺ کو مکیں دیکھو
سمجھ لو نام نبی ﷺ کا برائے نام ہی تھا
صنم مفاد کے جب زیرِ آستیں دیکھو
تمھیں جو کرنا ہو قائم درود کا حلقہ
ہر ایک چاند کی تاریخ بارھویں دیکھو

☆☆☆☆☆

[illegible]

نعت

نعت رفعِ فکر کی صورت کا اک انداز ہے
اور تقلیدِ خدائے پاک کا آغاز ہے
نجم و اشرا نے بھی جو کھولا نہیں پوری طرح
خلوتِ قصرِ دَنَا کا کوئی ایسا راز ہے
چاپ قدمینِ نبی ﷺ کی اِس طرف ہے، اور اُدھر
"اُدْنُ مِنِّی" کی محبت آشنا آواز ہے
دستگیر اللہ ہے، دل حاملِ لطفِ نبی ﷺ
مائلِ پرواز میری فکر کا شہباز ہے
اُن کے آپس کے تعلق کو نہ سمجھے گا کوئی
مصطفیٰ ﷺ رب کے ہیں، رب سرکارؐ کا ہمراز ہے
جس نے آنکھیں دیکھ رکھی ہیں رسولِ پاک ﷺ کی
سارے انسانوں سے دنیا میں وہی ممتاز ہے
طُور پہ باتیں، چہارم آسماں آرام گاہ!
لامکان و عرش پہ لیکن خرامِ ناز ہے

الفتِ سرکار ﷺ کی پوشیدگی ممکن نہیں
میرا چہرہ بے طرح، دل کا مرے، غمّاز ہے

خدمتِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ قسمت سے ملی
کوئی سوچے تو یہی سب سے بڑا اعزاز ہے

☆☆☆☆☆

صفیؔ اس باغ کی کیسی ہوا غماز ہے ۔ خار رنگ نہیں تک مالی پاؤں ۔ دیوانِ ... ص ۱۸۱

نعت

اُن ؐ کے در پر خیال آ پہنچا ۔۔۔ اچھی صورت کو حال آ پہنچا

مصطفیٰ ؐ عرش کو روانہ ہوئے ۔۔۔ جب پیامِ وصال آ پہنچا

میں نے جالی کو دیکھنا چاہا ۔۔۔ آنکھ میں انفعال آ پہنچا

لب پہ نامِ حضورؐ جاری ہوا ۔۔۔ زخم کا اندمال آ پہنچا

ہائے ہُوْز بجائے حُطّی کے ۔۔۔ ساتھ لے کر بلالؓ آ پہنچا

ہجرِ طیبہ نے آنکھ تر کر دی ۔۔۔ موسمِ برشگال آ پہنچا

عُمرے کا ویزا کیا ملا مجھ کو ۔۔۔ تحفۂ ذُوالجلال آ پہنچا

لامکاں کی محل سرائے میں ۔۔۔ کوئی صاحب جمال آ پہنچا

ذکرِ معراج اب ضروری ہے ۔۔۔ وہ رجب کا ہلال آ پہنچا

راہِ سرورؐ کو ہم نے کیا چھوڑا ۔۔۔ ہر بُرا احتمال آ پہنچا

(ق)

مضمحل ہیں قویٰ حضورؐ مرے ۔۔۔ عُمر کو یوں زوال آ پہنچا

کیا تعلّق جہاں سے اب میرا ۔۔۔ نکتۂ انفصال آ پہنچا

خاکِ طیبہ میں مجھ کو رکھ لیجے ۔۔۔ موقعِ ارتحال آ پہنچا

☆☆☆☆☆

پیک فرخندہ فال آ پہنچا پھر پیام وصال آ پہنچا دیوانِ ... ص ۲۵۵

نعت

تیرے ہونٹوں پہ جب صلوٰۃ نہیں
جان لے رب بھی تیرے ساتھ نہیں

سامنا کر سکی ہے جو رب کا
کیا وہی مصطفیٰؐ کی ذات نہیں

روشنی اس قدر وہاں دیکھی
طیبہ میں دن ہی دن ہے رات نہیں

گویا وہ مَر چکا ہے جیتے جی
جس پہ سرورؐ کا التفات نہیں

رب کی محبوبؐ ایک ذات رہی
کوئی دو چار' پانچ سات نہیں

مَر کے طیبہ میں دفن ہو جانا
کیا یہی جاوداں حیات نہیں

اپنے اندر نبیؐ کو پاتا ہے
کیا یہی دل کی واردات نہیں

میرے آقا نے کی بیاں توحید
لات و عُزّیٰ نہیں' منات نہیں

متقی شخص سب سے اچھا ہے
دینِ سرورؐ میں ذات پات نہیں

اُمّت آقا کی ٹکڑیوں میں بٹی
اس مصیبت سے کیا نجات نہیں؟

سوچ محمودؔ تیرے سرورؐ کیا
وجہ تخلیقِ کائنات نہیں

☆☆☆☆☆

ہم تری بات کو ثبات نہیں ایک "ہاں" ہے تو باقی سات "نہیں" (دیوانِ درد ص ۳۵)

نعت

عکسِ نُورِ اُس جا تھا' یہ مملُو سراپا نور ہے
ذرّہ طیبہ ہے روشن تر چراغِ طور سے

گنبدِ سرور ﷺ نظر آیا جو ہم کو دور سے
یوں لگا' جیسے ہوئے جاتے ہیں ہم مسحور سے

جب بھی ہو' توصیفِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ ہو
مصرعِ منظوم سے یا فقرۂ منثور سے

اتنے ہی احوال ظاہر ہیں شبِ معراج کے
جو ملے آثار ہم کو ناظر و منظور سے

ظلمتِ عصیاں سے پھُوٹی الفتِ سرور ﷺ کی ضو
آفتابِ اُنس اُبھرا ہے شبِ دیجور سے

دوریٔ شہرِ نبی ﷺ سے اس کا دل بے حال ہے
پوچھیے گا حالِ قلبِ مضطرب مہجور سے

سُنّتِ سرکارِ والا ﷺ سے محبّت ہے اگر
پیار محنت کش سے ہونا چاہیے' مزدور سے

بات ایسی ناپسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے
جو مطابق ہی نہ ہو اسلام کے دستور سے

اُس نے پاؤں پر کلہاڑی مار لی' جو بدنصیب
حکمِ آقا ﷺ پر بھی بچ پایا نہ کذب و زُور سے

حاضری کے اذن کی کیا کوئی خوشخبری ملی؟
آج اے ہمدم! نظر آتے ہو تم مسرُور سے

حرفِ حق کہنے سے چھٹی پا سکو گے دوستو!
غازی علم الدینؒ سے یا زادۂ منصور سے

خلعتِ اُنسِ نبی ﷺ محمودؔ جس کو مل گیا
کیا علاقہ پھر اُسے غلمان سے یا حور سے

☆☆☆☆☆

نعت

تُو درودِ پاک کی تبلیغ کر تحریر سے
ورنہ رہ جائیں گے خالی لفظ سب تاثیر سے

جو کرے گا دل سے تعظیمِ رسولِ محترم ﷺ
وہ نوازا جائے گا تکریم سے' توقیر سے

کیا کسی اڑچن کو خاطر میں وہ لایا ہے کہیں
پوچھتا جا شہرِ پیغمبر ﷺ کے ہر رہگیر سے

طاعت و تقلیدِ سرور ﷺ میں نہ ہو کوئی کمی
خواب ورنہ دور ہوتا جائے گا تعبیر سے

دامنِ آقا ﷺ نہ مضبوطی سے گر پکڑا رہا
کیسے چھٹکارا ملے گا رنج دامن گیر سے

"یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ" کہنا ہے عقیدت کا وفور
ولولہ ہوتا ہے پیدا نعرۂ تکبیر سے

وہ رہے مشغولِ تبلیغِ درودِ پاک میں
یہ توقّع ہے مری ہر نوجوان و پیر سے

یہ مرے سرکارِ والا ﷺ کا ہے فرمانِ عزیز
بیکس و بے بس کو تم مت دیکھنا تحقیر سے
چاہیے تھی اس میں خوشنودی رسولِ پاک ﷺ کی
نعت کا زائل تاثر ہو گیا تشہیر سے
کیوں نہ اس اعزاز پر محمودؔ میں ہوں مفتخر
مدحتِ سرور ﷺ کا تمغا مل گیا تقدیر سے

☆☆☆☆☆

جس انداز سے اس کی برقِ حسن کی تاثیر ہے — پھول اب بھی اٹھتے ہیں تو آتش گیر ہے — دیوان داغ ص ۲۰۹

نعت

التفات و لُطف و اِکرامِ شہِ لولاک ﷺ ہے
اور باعث اِس کا میرا دیدۂ نمناک ہے
اِس توقّع میں کہ پھر انگلی اُٹھے' چڑھتا ہے ماہ
طوف طیبہ ہی کی خاطر گردشِ افلاک ہے
میری عرضی روز جاتی ہے' کرم آتا ہے روز
اِس طرح جاری مری شہرِ نبی ﷺ کو ڈاک ہے
کُھل گئیں سب کھڑکیاں جنّت کی' اس کی قبر میں
جو نبی ﷺ کے شہر میں آسودہ زیرِ خاک ہے
اِس پہ آ جائیں کہیں سرکارِ والا ﷺ کے قدم
میرا سینہ آج الفت سے گُلِ صد چاک ہے
حاضری کی بات منواتا ہے یہ اِصرار سے
اقرِ خلقِ خدا اس بات میں چالاک ہے
اس کو آقا ﷺ خاکِ طیبہ میں کہیں رکھ لیجیے
آپ کا محمودؔ بھی تو ایک مُشتِ خاک ہے

☆☆☆☆☆

جس گھر روان ایسی ہی گر چالاک ہے — گردِ ساں برباد کے دن میری مشتِ خاک ہے — دیوان داغ ص ۲۰۳

نعت

جسم کی آنکھوں سے جس کو اُن ﷺ کا نظارہ ہُوا
وہ صحابی تھا، ہدایت کا وہی تارا ہُوا

مانگنے والوں کا طیبہ میں ہے یوں میلا لگا
رُوپ دریوزہ گروں کا سب نے ہے دھارا ہوا

روز سندیسا خدا سے لاتا، لے جاتا رہا
رب کا اور سرور ﷺ کا یوں جبریلؑ ہرکارہ ہوا

اس کو بھی سرکار ﷺ دُھتکاریں، یہ ممکن ہی نہیں
ہو تو ہو کوئی زمانے بھر کا پھٹکارا ہوا

لینا مت تعلیم کا عوضانہ، آقا ﷺ نے کہا
وہ مُعلّم کے لیے دوزخ کا انگارا ہوا

مجھ کو دیکھا مسکرا کر سرورِ کونین ﷺ نے
حشر کے دن اس طرح سے میرا چُھٹکارا ہوا

چارۂ بے چارگاں نے جب کرم فرما دیا
زائرِ شہرِ نبی ﷺ محمودؔ بیچارہ ہُوا

☆☆☆☆☆

۱۰۔ ان کا تصور ہی جو نظارہ ہوا   دل میں تھا جو داغِ حسرت عرش کا تارا ہوا   (دیوان تاریخ، ص ۹)

نعت

طیبہ ہم پہنچے ہیں، تقدیر اسے کہتے ہیں
گرچہ کچھ لوگ تو تدبیر اسے کہتے ہیں

روح کو سرورِ عالم ﷺ کی جو چوکھٹ سے ملے
روشنی کہتے ہیں، تنویر اسے کہتے ہیں

غیرِ سرور ﷺ کی ہے مدحت تو تضیعِ اوقات
نعت لکھتا ہوں کہ تحریر اسے کہتے ہیں

ہم ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت کے اسیر
پیار سے بندھ گئے، زنجیر اسے کہتے ہیں

ہے درود، اس کو سمجھتے ہیں نمازِ الفت
نعت ہے، اُنس کی تصویر اسے کہتے ہیں

خواہشِ دفنِ مدینہ کوئی کم عشرت ہے
سوچو تو، حسرتِ تعمیر اسے کہتے ہیں

اور وقعت ہی نہیں کوئی کسی عزت کی
جو ملے طیبہ میں، توقیر اسے کہتے ہیں

نعت گو کو وہ لیے جاتے ہیں سوئے جنت
مدحِ سرکار ﷺ کی تاثیر اسے کہتے ہیں

نعت خوشنودیٔ سرکار ﷺ کی خاطر کہنا!
نام چاہو گے تو تشہیر اسے کہتے ہیں

جا پہنچتے ہیں جو محمودؔ مدینے ہر سال
اپنے ہر خواب کی تعبیر اسے کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

[illegible] اسے کہتے ہیں [illegible] اسے کہتے ہیں دیوان ذوق ص ۳۹۶

نعت

یوں بقا بخشی ہے آقا ﷺ نے فنا کے سامنے
اپنا روشن ہے دیا ہر اک ہوا کے سامنے

کام ہم ایسے کریں، جن سے نہ ہو شرمندگی
پیشِ محشر میں جو ہوں ہم مصطفیٰ ﷺ کے سامنے

خود خدا ان ؐ کی رضا کو فوقیت دیتا رہا
ہم سپر ڈالیں نہ کیوں اُن کی رضا کے سامنے

جو گدائے کوچۂ محبوبِ خالق ﷺ بن گیا
گنجِ قاروں، فرِّ جم کیا اُس گدا کے سامنے

اہتماماً اس طرح جاتا ہوں شہرِ نور میں
میں کھڑا ہوتا ہوں گویا خود قضا کے سامنے

سوچتے ہیں رہگزر طیبہ کی لینے کے لیے
اور پہنچ جاتے ہیں ہم راہِ بقا کے سامنے

کم پڑھا محمودؔ تم نے گر درودِ مصطفیٰ ﷺ
کون سا منہ لے کے جاؤ گے خدا کے سامنے

☆☆☆☆☆

[illegible] خدا کے سامنے [illegible] کے سامنے دیوان ذوق ص ۴۵

نعت

صفاتِ ذات کی دیکھو شباہت آئنہ رُو میں
تو پھر کعبے کی بُو پاؤ نہ کیوں طیبہ کی خوشبو میں
صحابہؓ اس لیے ہر پل رُخِ انور کو تکتے تھے
نظر آتا تھا قرآں کا وَرَق اُس صفحۂ رُو میں
رے عصیاں کا پلڑا لازماً ہو جائے گا ہلکا
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا وزن جب ہو گا ترازو میں
نہیں فردِ عمل کے بارے میں خوش فہمیاں، لیکن
لکھی ہے مغفرت میری، مرے آقا ﷺ کے ابرو میں
گر تو نے لکھیں دل سے رسولِ پاک ﷺ کی نعتیں
و گویا آ گئی لوحِ مقدّر تیرے قابو میں
ری قومی زباں کو رب نے یہ عظمت عطا کی ہے
وئی ہے سب زبانوں سے زیادہ نعت اردو میں
پھر دُنیا و عُقبیٰ کی ہر اچھائی اسی کی ہے
نیا رچ بس اگر "صَلِّ عَلٰی" محمودؔ کی خُو میں

☆☆☆☆☆

ہے ضبطِ رنگ ایسا اس پری رو میں ۔ کہ سب کو دھوکا سونے کا تعویذ اس کے بازو میں ۔ [illegible] ص ۸۱

نعت

جاں فزا نغمہ جُوں ہے کویل کا
نام ہے اس کے لب پہ مُرسل ﷺ کا
رُونما نعت کا ہُوا مطلع
سر سے آنچل جو رات کا ڈھلکا
شبِ دیجور میں سہارا ہے
یادِ محبوبِ رب ﷺ کی مشعل کا
حشر میں سُن کے نعت کو، قُدسی
ہاتھ رکھیں گے لازماً ہلکا
دھوپ میں جب نبی ﷺ نکلتے تھے
سایہ ہوتا تھا اُن پہ بادل کا
ذہن کو نعت پر لگا لینا
کھولنا ہے درِ مُقفّل کا
'آج' وردِ درود میں گزرے
اس طرح سے خیال ہو 'کل' کا

دشمن ان ﷺ کے ہیں اینڈتے پھرتے
فائدہ کیا تمھارے کس بل کا
اُن ﷺ کی طاعت میں گزرے ہر لمحہ
جب بھروسا نہیں ہے اک پل کا
آئے محمودؔ سب سے آخر میں
اور اعزاز انھیں ہے اوّل کا

☆☆☆☆☆

نعت

جب نتیجہ سامنے ہو گا ترے اعمال کا
وقت ہو گا نصرتِ آقا ﷺ کے استعمال کا
علم عطا فرمائیں جس بندے کو میرے مصطفی ﷺ
وہ پتا لاتا ہے ہفت افلاک کا' پاتال کا
اُن کی ہر نسبت کو سر آنکھوں پہ رکھنا چاہیے
نام لیوا رہ صحابہؓ کا' نبی ﷺ کی آل کا
بھول جانا روز و شب کو اور صبح و شام کو
دھیان طیبہ میں نہ رکھنا آپ ماہ و سال کا
فائدہ پہنچے گا تم کو لازماً میزان پر
طاعتِ سرکار ہر عالم ﷺ میں استقلال کا
اپنا ماضی بھی نبی ﷺ کے لطف کا حامل رہا
ہے تعلّق جس سے قائم حال و استقبال کا
شرحِ قرآنِ مقدّس ہیں احادیثِ نبی ﷺ
قولِ حق سے ہے علاقہ آپ ﷺ کے اقوال کا

آنکھ بھر کر دیکھتے ہی کب تھے اصحابؓ آپ ﷺ کو
پھر لگاتے کیسے اندازہ وہ خد کا، خال کا

یاد ہی جس کو نہ احسانات آقا ﷺ کے رہے
ایسے بندے پر اثر کیا ہو گا استدلال کا

سرورِ کونین ﷺ کی نُصرت نے مجھ کو آ لیا
میں بیاں کرنے نہ پایا تھا ابھی احوال کا

مصطفیٰ ﷺ محمودؔ مستقبل ترا اچھا کریں
یوں گزرنا چاہیے ہر لحظہ تیرے حال کا

☆☆☆☆☆

نعت

موضوعِ نعت کے جو ہیں اُمُّ الکتاب میں
بر تو انھیں ثنائے رسالت مآب ﷺ میں

فرصت نہیں ہے جن کو درودِ رسول ﷺ سے
کیونکر پڑیں حساب ثواب و عذاب میں

چھپ جائے گا یہ شافعؐ کی جانب سے اشتہار
محشر میں اُمّتی نہ رہیں اضطراب میں

سرتا بہ پا حضور ﷺ ہیں لطف و عطا فقط
ہوتی نہیں ہے بجلی کرم کے سحاب میں

چاہیں جو دل سے آپ تو پا لیں گے لازماً
حق کی رضا، رضائے رسالتماب ﷺ میں

پائے گا کیسے آبِ عنایاتِ مصطفیٰ ﷺ
نظریں تری بھٹک جو رہی ہوں سراب میں

جو بھی سوال ہو گا نکیرین سے مجھے
حرفِ درودِ پاک کہوں گا جواب میں

آنکھیں ہوئیں قتادہؓ و حیدرؓ کی تندرست
تاثیر تھی عجیب نبی ﷺ کے لُعاب میں

دونوں کے قُرب سے ہُوا معراج کا ظہور
اک حق تھا بے حجاب تو اک تھا حجاب میں

وردِ درودِ پاک میں ساعی جو کم ہیں آج
روزِ حساب لازماً ہوں گے عذاب میں

دل میں خدا نے رکھی ہے تصویرِ آنجناب ﷺ
یہ کیوں لگا رہے ہو جہانِ خراب میں

''اے ون گریڈ'' کی ہے توقّع حضور ﷺ سے
الفت کی ہر کتاب ہے میرے نصاب میں

محمودؔ مَر چکی ہو نہ گر سونگھنے کی حِس
خوشبو حبیبِ حق ﷺ کی ملے گی گلاب میں

☆☆☆☆☆

کیا عرصہ حسن کی ہے کہ پیچ و تاب میں — ہو پیچ و تاب کب ہیں بھلا موج آب میں — دیوانِ ذوق ص ۹۵

نعت

ہوگا جس کو جاہ و حشمت کا ہو تخت و تاج کا
فقر وہ سمجھے گا کیسے صاحبِ معراج ﷺ کا

کتنی الفت آج ہے ہم کو حضورِ پاک ﷺ سے
لازماً ہو گا اثر کل پر ہمارے آج کا

وہ کلامُ اللہ ہے یا ہیں احادیثِ نبی ﷺ
ہے ضروری کام دونوں ہی کے استخراج کا

راہبر مانے گا جو دل سے رسُولُ اللہ ﷺ کو
راہرو وہ شخص ہوگا دین کے منہاج کا

ہو ہمارے دل پہ گر تعلیمِ سرور ﷺ کا اثر
ہم کو دُکھ پہنچائے دُکھ مسکین کا، محتاج کا

خود مسلماں دوڑے جاتے ہیں تنزّل کی طرف
ذکر لب پر ہے مگر سرکار ﷺ کی معراج کا

یوں لب و خامہ پہ ہے حسّان بن ثابتؓ کا نام
تذکرہ ہے نعت کے اس قُلزُمِ مواج کا

بعدِ حمد و نعت میں محمودؔ ہوں مدحت سرا
اُمّہاتُ المومنینؓ سرکار ﷺ کی ازواجؓ کا

☆☆☆☆☆

زاہدا حاجت روا ہو جا کسی محتاج کا — کل نہ تو ناکام ہو گا کام کر لے آج کا — دیوانِ ذوق ص ۴۸

نعت

خالق ہر دو جہاں کا لطف مجھ پر یُوں ہُوا
جذبۂ عشقِ رسولِ پاک ﷺ روز افزوں ہوا

ہو گیا دربارِ خلّاقِ جہاں میں باریاب
شعر جو مدحِ رَسُولُ اللہ ﷺ میں موزوں ہوا

دین جس کے بل پہ پھیلایا نبیِّ پاک ﷺ نے
تیغ الفت کی ہوئی' اخلاق کا افسوں ہوا

یہ ہے فرمودہ نبی ﷺ کا' حق ہے جو بے ریب و شک
مغفرت وہ پا گیا' طیبہ میں جو مدفوں ہوا

میں گیا دو بار شہرِ نور میں سن چار میں
کون کہہ سکتا ہے' یہ کیسے ہوا اور کیوں ہوا

انتہا میری مسرّت کی جو تھی' مت پوچھیے
مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ میں جب نیا مضموں ہوا

صرف میں محمودؔ ہی آیا نہیں ہو کر نہال
طیبہ جا کے خوش ہر اک پژمُردہ و محزوں ہُوا

☆☆☆☆☆

عشق کی تسخیر کو ہر نقشِ پا افسوں ہوا
سایہ دیکھا اس پری کا جس نے وہ مجنوں ہوا

نعت

میرے آقا ﷺ جو کسی قلب میں گھر کرتے ہیں
اس کی آنکھوں کو عطا حُسنِ نظر کرتے ہیں

یاد کرتے ہیں مدینے کو حضر میں ہم لوگ
جب سفر کرتے ہیں' طیبہ کو سفر کرتے ہیں

فقرہ "صَلِّ عَلیٰ" جب کوئی کرتا ہے ادا
قدسی آقا ﷺ کو اُسی وقت خبر کرتے ہیں

لوحِ قسمت پہ رقم ہوتی ہے جن کی فردوس
زندگی ذکرِ پیمبر ﷺ میں بسر کرتے ہیں

کرتے ہیں اذنِ حضوری مرے سرور ﷺ جاری
نالے جب ہجرِ مدینہ کے' اثر کرتے ہیں

نام لیتے ہیں جُونہی آپ رسولِ حق ﷺ کا
شامِ کُلفت کو مسرّت کی سحر کرتے ہیں

نعت میں حُسنِ بیاں غیر ضروری کہہ کر
فن کی اقلیم کو ہم زیر و زبر کرتے ہیں

ہم جو پاتے ہیں پیمبر ﷺ کے کرم کی بارش
شکر کے زیرِ اثر آنکھ کو تر کرتے ہیں

جاری پروانۂ رہداریٔ راہِ طیبہ
لطف و اکرام سے خود خیرِ بشر ﷺ کرتے ہیں

حکمِ سرکار ﷺ کے برعکس عمل کرنے سے
قصرِ ایمان کو ہم لوگ کھنڈر کرتے ہیں

کب کسی اور کی لاتے ہیں ثنا ہونٹوں پر
مدحِ محمودِ پیمبر ﷺ کی مگر کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت

نہیں ہے اپنے مقدر پہ کوئی شک ہم کو
ملے گی نورِ پیمبر ﷺ کی ہر چمک ہم کو

پناہ گاہ جو شہرِ نبی ﷺ ہے تو شیطان
معاندت میں نہ پہنچا سکے گا زک ہم کو

حضور ﷺ اب کے بھی بلوائیں گے مدینے میں
پڑی ہے اتنی تو کل کان میں بھنک ہم کو

جو ہے تو طیبہ حضوری کی ہم کو خواہش ہے
جو ہے تو دوریٔ طیبہ کی ہے کسک ہم کو

نہیں پسند کہیں اور تیرا قرب مجھے
قضا! خدارا مدینے میں تو تھپک ہم کو

نبی ﷺ کا ذکر گلوں کی مہک میں پاتے ہیں
نبی ﷺ کی نعت پرندوں کی ہے چہک ہم کو

جو ہم نے سیرتِ سرکار ﷺ میں بیاں کی ہو
ہماری غلطی بتا دوست! بے جھجک ہم کو

کہیں گے نعتِ نبی ﷺ نظم میں بھی، نثر میں بھی
کھلی ملی ہے محبت کی ہر سڑک ہم کو

اسے بتاؤ کہ ہم اُمتی حضور ﷺ کے ہیں
ڈراوے دے رہا ہے جانے کیوں فلک ہم کو

مدینے جائیں تو محمودؔ اب کے ایسا ہو
جھپکنے دے نہ ہماری قضا پلک ہم کو

☆☆☆☆☆

[illegible]

نعت

مرے دل میں عقیدت مصطفیٰ ﷺ کی روز افزوں ہے
رواں یادِ پیمبر ﷺ میں مری آنکھوں سے جیحوں ہے

مرے نزدیک ناموزوں ہے مدحت غیرِ سرور ﷺ کی
کہ موزوں صرف مدحِ مصطفیٰ ﷺ کو طبعِ موزوں ہے

تعالَی اللہ! اُس کی رفعت و عظمت، تعالَی اللہ!
درِ سرکار ﷺ کے آگے خمیدہ قصرِ گردوں ہے

فقیرِ مصطفیٰ ﷺ کے علم کے آگے تفلسُف کیا
ہزار اس میں کوئی چاہے ارسطو ہے، فلاطوں ہے

ملا ہے مجھ کو سرمایہ رسولِ رب ﷺ کی الفت کا
مجھے کیا، قبضۂ قدرت میں کس کے گنجِ قاروں ہے

اسی کو نعت میں نُدرت کا اک پہلو سمجھتا ہوں
نیا ہے پیرہن اس کا، پُرانا گرچہ مضموں ہے

عطا محمودؔ کو آقا ﷺ ہو اذنِ حاضری پھر سے
غمِ مجبوریٔ طیبہ میں رنجیدہ ہے، محزوں ہے

☆☆☆☆☆

[illegible]

نعت

مل گئی تکریم جن کے دم سے مُشتِ خاک کو
کیوں نہ بعدِ مرگ اوڑھوں اُن کے در کی خاک کو

عرش نے بوسے دیے سرور ﷺ کی نعلِ پاک کو
خادم ان کے روندتے ہیں پاؤں سے افلاک کو

جب مجھے ابرِ عنایت کا کرم درکار ہو
طیبہ میں کرتا ہوں وا میں دیدۂ نم ناک کو

اس کی نُصرت میں نہ اک لمحے کی بھی تاخیر تھی
جس کسی نے بھی پکارا ہے شہِ لولاک ﷺ کو

دُنیوی اور اُخروی' ہر زندگی کی خیر ہو
خیرالاوراد آپ گر سمجھیں درودِ پاک کو

سادگی کے حکمِ مصطفوی ﷺ سے ناتا توڑ کر
اونچا کیسے رکھ سکیں گے لوگ اپنی ناک کو

عرضی تیری حاضری کی' روز طیبہ کو چلے
جاری رہنا چاہیے محمودؔ تیری ڈاک کو

☆☆☆☆☆

کس قدر نصرت ہے اس کے توسنِ چالاک کو پاؤں سے تیرے نہیں دیتا ہوا بھی خاک کو (دیوانِ غالب ص ۔۔۔)

اخبارِ نعت

سید ہجویر نعت کونسل'

۱- ۷ جولائی ۲۰۰۵ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں کونسل کے زیرِ اہتمام چوتھے سال کا ساتواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ چودھری محمد عاصم اعظم (مغل نور والے) کی صدارت میں ہوا۔ ڈاکٹر احسان الٰہی ظفر مہمان خصوصی' ڈاکٹر سید سجاد حیدر مہمان اعزاز اور پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا) مہمان شاعر کے طور پر شریک مشاعرہ تھے۔ کرنل (ر) مقبول الٰہی میزبان تھے۔ سید محمد اسلام شاہ نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ حسبِ روایت "سید ہجویر نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود ناظمِ مشاعرہ تھے۔

صاحبِ صدارت اور مہمانِ خصوصی نے محبتِ حضور ﷺ اور نعتِ حضور ﷺ کے حوالے سے اور مہمانِ اعزاز نے حضرت قائد اعظمؒ کی محبتِ رسول ﷺ کے موضوع پر گفتگو کی۔ بازگشت کے صدر اسلم جاوید' کتبِ نعت کے "ذخیرہ دانددز" محمد یوسف ورک اور دیگر کئی حضرات سامعین کے طور پر موجود تھے۔ طرح کے طور پر نعیم صدیقی کا درجِ ذیل مصرع دیا گیا تھا:

"حُب رسول ﷺ پائی ہے رب وُدود سے"

"وُدود' درود' جود" قوافی اور "سے" ردیف کے ساتھ فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' محمد بشیر رزمی' رفیع الدین ذکی قریشی' صادق جمیل' محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)' یونس حسرت امرتسری' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' ضیا نیر' پروفیسر عبدالعزیز' محمد ابراہیم عاجز قادری' میجر اسلم سیالوی' ایوب زخمی' حافظ محمد صادق' منصور فائز' خواجہ محمد سلطان کلیم' محمد اسلام شاہ اور راجا رشید محمود نے اپنی نعتیں خود پیش کیں۔ ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی (کراچی)' تنویر پھول (کراچی)' صدیق فتحپوری (کراچی)' ضیاء الحسن ضیا (کراچی) اور قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) کی نعتیں ڈاک سے ملیں اور ناظمِ مشاعرہ نے پڑھ کر سنائیں۔

مہمان شاعر (پروفیسر فیض رسول فیضان) اور ناظمِ مشاعرہ کی نعتیں "پائی' رہنمائی' آشنائی" قوافی اور "ہے رب وُدود سے" ردیف کے ساتھ بھی سامنے آئیں۔ مصرعِ طرح پر گرہوں کی یہ صورتیں سامنے آئیں

نعیم صدیقی:
حُب رسول ﷺ پائی ہے رب وُدود سے

شاداب میری روح سلام و درود سے

فیض رسول فیضان: جب دل نے لو لگائی ہے رب ودود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

صادق جمیل: پایا رسول پاک ﷺ سے قرب خدا کا راز
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

میجر اسلم سیالوی: صوم و صلوٰۃ سے نہ رکوع و سجود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

تنویر پھول: قربت نبی ﷺ کی مل گئی پیہم درود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

ایوب زخمی: میں نے بصد نیاز جو مانگی کرم کی بھیک
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

محمد محب اللہ نوری: عرفان رب ملا ہمیں اُن ﷺ کے وجود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

ضیاء الحسن ضیا: کیوں عشق ہو نہ اب مجھے اپنے وجود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

پروفیسر عبدالعزیز: میرا یہی تعلق خاطر ہے اس کے ساتھ
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

عاجز قادری: ہر عاشق رسول ﷺ یہ کہتا ہے برملا
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

صدیق فتحپوری: نقش و نگار وقت نہ چرخ کبود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

جمیل عظیم آبادی: دنیا کے رنگ و بو سے نہ چرخ کبود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

غلام زبیر نازش: اس نعت عظیم کا کیسے ادا ہو شکر
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

سحر فارانی: پھیلا دیا ہے میں نے جو دامانِ آرزو
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

یونس حسرت: ہر تار دل کے ساز کا "صلِّ علیٰ" کہے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

ضیا نیّر: شاہد ہے اس پہ مصحف حق کا ورق ورق
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

محمد اسلام شاہ: "حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"
رب کا میں ہم نوا ہوں نبی ﷺ پر درود سے

حافظ محمد صادق: ذکرِ حضور ﷺ کرتا ہوں ہر دم درود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"
کثرت سے بھیجتا ہوں نبی ﷺ پر درود میں
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

راجا رشید محمود: بُرہان و حجت آئی ہے رب ودود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"
تقلید کبریا پہ میں کیوں مفتخر نہ ہوں
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے رب ودود سے"

2- ۲۰۰۵ کے آیندہ مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

اگست:	"آنکھوں کا نور آپ ہیں دل کا سرور آپ ﷺ"	راز کاشمیری
ستمبر:	"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا"	نظیر لودھیانوی
اکتوبر:	"طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمانِ عرب"	احمد رضا بریلوی
نومبر:	"روشنی دل میں اتر آئی نظر کے راستے"	حسرت حسین حسرت
دسمبر:	"جس دل میں آرزوئے حبیب خدا ﷺ نہیں"	حمید صدیقی لکھنوی

آیندہ شمارہ

ستمبر ۲۰۰۵ طرحی نعتیں (حصہ ہشتم)

☆☆☆☆☆

1988 کے خاص نمبر

جنوری	حمد باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول (ﷺ) اول
اپریل	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول (ﷺ) دوم
جون	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعت قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی (ﷺ) اول
نومبر	میلاد النبی (ﷺ) دوم
دسمبر	میلاد النبی (ﷺ) سوم

1989 کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلام ضیاء القادری (اول)
اگست	کلام ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

1990 کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

1991 کے خاص نمبر

جنوری	شہیدان ناموس رسالت (اول)
فروری	شہیدان ناموس رسالت (دوم)
مارچ	شہیدان ناموس رسالت (سوم)
اپریل	شہیدان ناموس رسالت (چہارم)
مئی	شہیدان ناموس رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضان رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکر میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبال کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

1992 کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر/دسمبر	سفر سعادت منزل محبت (اشاعت خصوصی)

1993 کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے باوفا رفقاء
جون	زائر مدینہ منیر لکھنوی کی نعت
جولائی/اگست	تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین (اشاعت خصوصی)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

1994 کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عادات کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی/اگست	خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
دسمبر	انتخاب نعت

1996 کے خاص نمبر

جنوری لطف بریلوی کی نعت

فروری نعت ہی نعت (ششم)

مارچ اپریل اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اشاعت خصوصی)

مئی ہجرت مصطفی ﷺ

جون سرکار ﷺ دی سیرت

جولائی حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال

اگست ظہور قدسی

ستمبر اکتوبر اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا (اشاعت خصوصی)

نومبر مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے

دسمبر ضلع اٹک کے نعت گو

1997 کے خاص نمبر

جنوری شہر کرم (مصطفی ﷺ نگر)

فروری نعت ہی نعت (ہفتم)

مارچ ہوا یوں کہ......

اپریل جوہر میر ٹھی کی نعت

مئی حضور ﷺ داوریاں نال سلوک

جون دربارِ رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین

جولائی احمد رضا بریلوی کی نعت

اگست مدیح سرکار ﷺ

ستمبر گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا

اکتوبر تجلیت النسا تجلیؔ کی نعت

نومبر اردو نعت اور عساکر پاکستان

دسمبر ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998 کے خاص نمبر

جنوری نزول وحی (تحقیق)

فروری ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعرا

مارچ قطعات نعت

اپریل نعت ہی نعت (ہشتم)

مئی ہجرت حبشہ (تحقیق)

جون عبدالقدیر حسرتؔ کی حمد و نعت

جولائی ماہنامہ "نعت" کے اداریے

اگست نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء

ستمبر اکتوبر ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)

نومبر حی علی الصلوۃ

دسمبر نعت ہی نعت

1999 کے خاص نمبر

جنوری کراچی کے شعرا نعت

فروری حفیظؔ فاروقی کی نعت

مارچ نعتیہ تبرکات

اپریل سرکار ﷺ دی جنگی زندگی

مئی مکی زندگی کے مسلمان

جون حمید صدیقی کی نعت گوئی

جولائی اگست تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)

ستمبر مخمسات نعت

اکتوبر نعت ہی نعت

نومبر امیرؔ مینائی کی نعت

دسمبر عابدؔ بریلوی کی نعت

2000 کے خاص نمبر

جنوری اعزاز یافتہ صحابہؓ

فروری موج نور

مارچ سرزمین محبت

اپریل ہمارے حضور ﷺ کی زندگی

مئی جون شعب ابی طالب (اشاعت خصوصی)

جولائی نوری ﷺ دیاں کرناں

اگست نعت ہی نعت (۱۱واں حصہ)

ستمبر اکتوبر تحقیق / سرقہ (اشاعت خصوصی)

نومبر حرف نعت

دسمبر سندھ کے نعت گو

2001 کے خاص نمبر

جنوری مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت

فروری فردیات نعت

مارچ قصائد نعت

اپریل بیعت عقبہ

مئی نعت

جون ظفر علی خاں کی نعت

جولائی ساڈے آقا سائیں ﷺ

اگست سلام ارادت

ستمبر نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)

اکتوبر سلام ضیاؔ (حصہ اول)

نومبر کتاب نعت

دسمبر راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002 کے خاص نمبر

جنوری اشعار نعت

فروری مارچ سلام ضیاؔ

اپریل مئی نعت ہی نعت (۱۳واں حصہ)

جون اوراق نعت

جولائی نعت ہی نعت (۱۴واں حصہ)

اگست عربی نعت

ستمبر مدحت سرور ﷺ

اکتوبر نومبر عرفان نعت (اشاعت خصوصی)

دسمبر دیار نعت

2003 کے خاص نمبر

جنوری فروری حمد خالق (اشاعت خصوصی)

مارچ اسلام آباد کے نعت گو

اپریل مئی تسبیح نعت (اشاعت خصوصی)

جون صباح نعت

جولائی طرحی نعتیں (اول)

اگست ستمبر طرحی نعتیں (دوم) (اشاعت خصوصی)

اکتوبر نومبر احرام نعت

دسمبر طرحی نعتیں (سوم)

2004 کے خاص نمبر

جنوری	ردائف نعت
فروری	شعائع نعت
مارچ	دیوان نعت
اپریل	منتشرات نعت
مئی	طرحی نعتیں (چہارم)
جون	تجلیات نعت
جولائی	طرحی نعتیں (پنجم)
اگست	واردات نعت
ستمبر/اکتوبر	طرحی نعتیں (ششم)
(اشاعت خصوصی)	
نومبر	بیان نعت
دسمبر	بینائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری	حمد میں نعت
فروری	مولانا خیر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ	''راوی'' میں حمد و نعت
اپریل	انتقات نعت
مئی جون	طرحی نعتیں (ہفتم)
(اشاعت خصوصی)	
جولائی	عنایت نعت
اگست	مرقع نعت
ستمبر	طرحی نعتیں (ہشتم)

Monthly "NAAT" Lahore

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وَّعَلٰی اٰبَائِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود و سلام اور برکت بھیج